## اخبار احمدیہ

قادیان ۱۵ جون سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۱۲ جون بوقت ۷ بجے صبح کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ:

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب جماعت حضور انور کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد صحت یاب فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۱۵ جون۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں

الحمدللہ

---

# احمدیہ جماعت کی طرف سے سرزمین سپین میں تبلیغ اسلام

## اعلیٰ حکام اور معززین کو تبلیغ۔ لٹریچر کی وسیع اشاعت

مکرم چودھری کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین۔

### معززین سے ملاقاتیں

آنر. Civil Governer BADAJOZ اور شہر Merida کے میئر سے ایک موقعہ پر ملاقات ہوئی۔ انہیں اسلامی اصول کی فلاسفی کتاب کا تحفہ بھجوایا گیا۔ ہر دو نے شکریہ کے جذبات کے ساتھ تحفہ قبول کیا۔ اور خط کے ذریعہ کتاب پڑھنے کا وعدہ کیا۔

اسی طرح ایک لیکچرر، ایک مصنف سپین کی واحد سرکاری نیوز ایجنسی کے ڈائریکٹر۔ ایک مستشرق اور سویڈش طالب علم کو تبلیغ کا موقعہ ملا۔ اور کتاب کا تحفہ پیش کیا۔

ہز ایکسی لینسی پرائم منسٹر اطالیہ اور وزیر خارجہ اٹلی کو بھی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کا تحفہ بھجوایا۔ اسی طرح جائنٹ سیکرٹری وزارت سیاحت، جائنٹ سیکرٹری انفارمیشن منسٹری، چیف آف پروٹوکول وزارت خارجہ کو بھی یہ کتاب بھجوانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ۵۰ نئے افراد یہ کتاب خرید لے گئے۔ ہر ایک صاحب کو اپنا ملاقاتی کارڈ پیش کر کے مشن ہاؤس آنے کی دعوت دی۔ ملک کی ایک درجن اہم شخصیتوں کو مرکز سے آمدہ ایک کتاب انگریزی زبان میں بھجوائی گئی۔ وائس پریذیڈنٹ ڈون D. Agustin انفارمیشن منسٹر D. Anankel Fraga Lopez پروفیسر ڈاکٹر D. Juan Zaragoza پروفیسر Benicytes وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

ان کو اسلام کا لٹریچر بھجوایا جا چکا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ لوگ ہم سے گہری ہمدردی رکھتے ہیں۔

### عید کے موقعہ پر خطبہ

عید کی تقریب میں بعض نو مسلم احباب کے علاوہ مراکش کے مسلمان بھی شامل ہوئے خطبہ عید میں اسلام اور احمدیت کی صداقت کا اظہار کیا۔ اور مسلمانوں کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی

### صدر جانسن کو اسلام کا اقتصادی نظام کا تحفہ

امریکہ کے صدر مسٹر جانسن کو حضور ایدہ اللہ کا ٹریکٹ کمیونسٹ اینڈ ڈیماکریسی بھجوا چکا ہے۔ اب کتاب اسلام کا اقتصادی نظام انگریزی تحفۃً بھجوایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مغربی اقوام کو اسلام کی سچی ہدایت سے منور کرے۔ تا دنیا میں عالمگیر اخوت، باہم ہمدردی، مساوات۔ عدل و انصاف۔ عالمگیر صلح و آشتی کی بنیاد رکھی جائے۔

### ایک گاؤں میں تبلیغ

میڈرڈ کے قریب ایک گاؤں میں نو مسلم بھائی ظفر اللہ کی ملاقات کے لئے گیا۔ بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ ان سب کو بتایا کہ دنیا میں ایک روحانی انقلاب برپا ہونے والا ہے۔ ایک مادی تہذیب تمدن کے دور کا خاتمہ اور ایک روحانی دور کا آغاز مقدر ہو چکا ہے۔ لوگوں نے دلچسپی سے باتیں سنیں۔ تین نوجوان مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ اور یہ خوشی کی خبر ہے۔ نو مسلم دوست ظفر اللہ کی بیوی نے بھی بیعت کر کے اسلام قبول کر لیا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ اور استقامت بخشے اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔ ان کا اسلامی نام امۃ اللہ رکھ دیا ہے۔ ان کے دو بچوں کا نام نصر اللہ اور مبارکہ ہے۔

ایک سوشلسٹ دوست نے اپنے گھر پر کھانے پر مدعو کیا۔ ان کے گھر میں چھ افراد پر مشتمل قرطبہ کی ایک فیملی بھی تھی۔ ان کی بیوی ہسپانوی عیسائی خاتون ہیں۔ ان سب کو اسلام کی تبلیغ کی اور بتایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے رسول تھے خدا نہیں تھے۔ وہ صلیب پر فوت نہیں ہوئے

(باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر)

---

# جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخوں میں تبدیلی

## امسال جلسہ سالانہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ دسمبر کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

رمضان المبارک کی وجہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری اور اجازت سے امسال قادیان کے جلسہ سالانہ کی تاریخیں ۱۱-۱۲-۱۳ دسمبر رکھی گئی ہیں۔

لہٰذا جملہ پراونشل امراء و عہدیداران جماعتہائے احمدیہ ہندوستان اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ احباب جماعت کو ابھی سے جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۶۵ء کی تاریخوں سے مطلع کر دیں تاکہ ہر دوست کو علم ہو جائے اور احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں ۱۱، ۱۲، ۱۳ دسمبر کی تاریخوں پر جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت فرما کر اس روحانی اجتماع کی عظیم الشان برکات سے مستفید ہو سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے نرائن آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

# جماعت احمدیہ بھدوہی ضلع بنارس کا پانچواں سالانہ جلسہ

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن دہلی

جماعت احمدیہ بھدوہی اگرچہ مختصر سی جماعت ہے مگر تبلیغ کا ان کے اندر کافی ولولہ اور جوش پایا جاتا ہے۔ بالخصوص جماعت احمدیہ بھدوہی کے پریذیڈنٹ مکرم مرزا محمد زمان خاں صاحب تبلیغ میں پیش پیش ہیں۔ اور ان کی مساعی کے نتیجہ میں ضلع مرزاپور میں بھی جماعت قائم ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس جدوجہد کو مزید قبولیت عطا فرماوے۔ آمین

امسال جماعت احمدیہ بھدوہی نے ۲۶؍مئی بروز اتوار اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کا پروگرام مرتب کیا۔ محترم ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کی طرف سے خاکسار کو بھی اس جلسہ میں شامل ہونے کی ہدایت ملی چنانچہ میں مورخہ ۲۵؍مئی بروز سنیچر بھدوہی پہنچ گیا۔

جلسے کا اعلان بڑے بڑے پوسٹروں کے ذریعہ شہر میں ہو چکا تھا اور مسلمانوں میں کافی ہیجان پھیلا ہوا تھا۔ اتوار کی صبح اور شام لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ بھی جلسے کے انعقاد کا اعلان کیا گیا۔ جس سے مسلمانوں کے ہیجان میں مزید زیادتی ہوئی۔ اور بعض احباب خاکسار کے پاس تبادلۂ خیالات کے لئے بھی آئے۔

جوں جوں جلسے کا وقت قریب آتا جا رہا تھا۔ مختلف افواہیں پھیلنی شروع ہوئیں۔ کبھی یہ سُنا گیا کہ مسلمان بھائی یہ پروگرام بنا رہے ہیں کہ جلسہ نہ ہونے دیا جائے۔ کبھی یہ سُنا گیا کہ احمدیوں کو زدوکوب کیا جائے۔ اور کبھی یہ سُنا گیا کہ جلسہ میں ہلڑبازی کی جائے۔ غرضیکہ مختلف قسم کی خبریں موصول ہوتی رہیں۔ مگر احباب جماعت نے استقلال سے پروگرام جاری رکھا۔ پنڈال بنانے کے لئے شہر کے مسلمانوں نے سامان دینے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ دو میل کی دوری پر ایک دوسری جگہ سے جملہ سامان فراہم کیا گیا۔ اور رات کے ۸ بجے تک ایک خوبصورت پنڈال تیار ہو گیا۔ ادھر مغرب کے قریب مرزاپور کے احمدی احباب بھی ایک جلوس کی شکل میں بھدوہی پہنچ گئے۔

رات کے ½۹ بجے مکرم ڈاکٹر ضیاء اللہ صاحب مرزاپوری کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ مکرم ماسٹر شکر اللہ صاحب نے تلاوت قرآن مجید کے بعد ایک نظم سنائی۔ بعد ازاں صاحب صدر نے اپنی ایک نظم سنائی۔ جس میں پبلک کو حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد ماسٹر شکر اللہ صاحب نے جلسے کا افتتاح کرتے ہوئے جلسے کی غرض و غایت بیان کی اور جماعت احمدیہ کا حاضرین سے تعارف کرایا۔

اس تعارف کے بعد محترم حکیم محمد زمان صاحب نے "نشکلنکی اوتار" حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے موضوع پر تقریر کی۔ اور بتایا کہ اس زمانہ کے اوتار۔ مہدی۔ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ہیں اور آپ کے سوا کوئی اور سچا دعوے دار موعود نہیں۔ اس لئے ہر مسلم و غیر مسلم کو آپ کے دعوے پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

اس تقریر کے بعد خاکسار نے ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔ اور اس زمانہ کی علامات جو سیدنا حضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھیں ان کا تذکرہ کیا۔ اور ان علامات کی روشنی میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ بیان کیا اور اس خیال کو بدلائل قرآن مجید و احادیث شریف غلط ثابت کیا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام اسی جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور یہ کہ وہی امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے نازل ہوں گے

ختم نبوت کے مسئلہ پر بھی سیر کن بحث کی گئی۔ اور قرآن مجید، احادیث نبویہ اور اقوال آئمہ بزرگان سے اس امر کو ثابت کیا کہ امت محمدیہ میں غیر تشریعی نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔

اور آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے معیار قرآن و حدیث سے پیش کر کے ثابت کیا کہ آنے والے مسیح موعودؑ کو امت محمدیہ میں سے پیدا ہونا تھا۔ اور وہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ رات کے ایک بجے کے قریب جلسہ کی کارروائی دعا پر ختم ہوئی۔

جلسہ میں بھدوہی کے ساکنین مسلم و غیر مسلم کافی تعداد میں شریک ہوئے اور ان شریک ہونے والے احباب میں ہر طبقہ کے لوگ شامل تھے۔

جلسہ کے دوسرے دن بھدوہی کی میونسپلٹی کے سابق چیئرمین کی طرف سے ملاقات کا پیغام ملا۔ اور انہوں نے اپنے محلہ میں خاکسار کو مدعو کیا۔ چنانچہ خاکسار بمعیت مکرم مرزا محمد زمان صاحب پریذیڈنٹ و مکرم حکیم عبد الحمید صاحب صبح ۸ بجے وہاں پہنچ گیا۔ اور وہاں تبادلۂ خیالات کا سلسلہ شروع ہوا۔ سابق چیئرمین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض تحریرات پر جاہلانہ قسم کے اعتراضات کئے۔ جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ یہ تبادلۂ خیال آہستہ آہستہ مناظرہ کی شکل اختیار کر گیا۔ اور غیر احمدی احباب نے مشورہ کر کے اپنے یہاں کے ایک مولوی صاحب کو بھی بُلا لیا۔ چنانچہ وہ بھی مجلس میں آ گئے۔ اور بغیر مسنونہ سلام وغیرہ کئے خاکسار کے قریب آ کر بیٹھ گئے۔ سامعین کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ وہ وسیع کمرہ جس میں بات چیت ہو رہی تھی بھر گیا اور لوگ باہر بیٹھنے لگے۔

مولوی صاحب کے ساتھ ختم نبوت کے موضوع پر باقاعدہ وقت مقرر کر کے بحث کا آغاز ہوا۔ اور غیر احمدی مولوی صاحب نے اور خاکسار نے باری باری اس موضوع پر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

مولوی صاحب کی زنبیل میں الیاس برنی کی کتاب کے سوا کچھ نہ تھا۔ اس لئے بار بار اسے دیکھ رہے تھے۔ اور موضوع سے ہٹ کر الیاس برنی کی روش پر جانے کے لئے کوشاں تھے۔ لیکن خاکسار ان کو قرآن کی طرف کھینچ رہا تھا۔ غیر احمدی احباب شدت سے محسوس کر رہے تھے کہ ہمارے مولوی صاحب قرآنی آیات کے جواب نہیں دے رہے۔ چنانچہ جب آیت

"ومن یطع اللہ والرسول الخ"

پر خاکسار نے مولوی صاحب کو پکڑا اور جواب طلب کیا تو حاضرین میں سے بھی بعض نے مولوی صاحب سے کہا کہ اس آیت کا جواب دیں تو موقع کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے سابق چیئرمین صاحب تشریف لائے اور کہنے لگے اب کھانے کا وقت ہو گیا ہے۔ اس لئے اس سلسلہ گفتگو کو یہیں ختم کر دیا جائے۔ اور حاضرین نے بھی مولوی صاحب کی کمزوری کو محسوس کرتے ہوئے اس کی تائید کی اور یہ مجلس اس دعوہ پر برخواست ہوئی کہ باقیماندہ مباحثہ رات کے ۸ بجے ہوگا۔ چنانچہ ہم بھی اپنی قیام گاہ پر واپس آ گئے۔ مغرب کے قریب پتہ چلا کہ مذکورہ محلہ میں کوئی میت ہو گئی ہے۔ اس لئے مباحثہ دیر سے شروع ہوگا۔ چنانچہ ہم لوگ منتظر رہے کہ وہاں سے کوئی اطلاع آئے تو ہم روانہ ہوں۔ مگر کوئی اطلاع نہ آئی۔ بالآخر مایوس ہو کر میں سونے کے لئے لیٹ گیا۔ رات کے گیارہ بجے دو آدمی آئے اور انہوں نے کہا کہ آپ کو بُلایا جا رہا ہے اور مولوی صاحب بھی آ گئے ہیں۔ اس لئے آپ لوگ چلیں۔ میں نے آنے والے احباب سے دریافت کیا کہ کیا مولوی صاحب بھی آ گئے ہیں تو انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ چنانچہ ہم لوگ تیار ہو کر اس محلہ میں پہنچ گئے۔ وہاں جانے پر علم ہوا کہ مولوی صاحب ابھی تک نہیں آئے۔ سابق چیئرمین اور بعض دوسرے لوگوں نے ادھر اُدھر کی باتیں شروع کیں تو خاکسار نے ان سے کہا کہ اپنے عالم کو بلا لیجئے تاکہ صبح کا سلسلہ جاری رکھا جا سکے۔ پتہ چلا کہ بعض لوگ مولوی صاحب کو بُلانے بھی گئے۔ مگر افسوس کہ وہ نہ آئے اور ہم قریباً پون گھنٹہ تک وہاں انتظار کر کے واپس آ گئے۔

بھدوہی کے اس جلسے اور بعد کے تبادلۂ خیالات سے کئی ایک احباب نے احمدیت کا مطالعہ شروع کر دیا ہے۔ اس رپورٹ کو پیش کرتے ہوئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ دوست دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس علاقہ میں بھی اپنے فضل سے احمدیت کو پھیلا دے۔ اور جیسا کہ مرزاپور کے علاقہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک مخلص خاندان عطا فرمایا ہے۔ اسی طرح ضلع بنارس میں بھی ایک مضبوط جماعت عطا فرما دے۔ آمین۔ اللّٰھم آمین۔

## ولادت

قادیان ۹؍جون۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب خارق کارکن لنگر خانہ قادیان کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا۔ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے عزیز کا نام "محمد راشد" تجویز فرمایا۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

شکریہ۔ مکرم مولوی خارق صاحب نے اس خوشی میں اعانت بدر کی مد میں مبلغ پانچ روپے عنایت فرمائے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

(ایڈیٹر بدر قادیان)

## خطبہ جمعہ

# حقیقی نیکی وہی ہے جس کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے

## اولاد کی صحیح تربیت انسان کو جنت کا وارث بنا دیتی ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۹ر دسمبر ۱۹۳۲ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
حقیقی نیکی دنیا میں وہی ہوتی ہے جو دائم رہے چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

### زیادہ بہتر نیکی

وہ ہے جو زیادہ دیر تک قائم رہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جو نیکی زیادہ دیر تک قائم رہے گی۔ اس کا ثواب بھی متواتر ملتا رہے گا۔ اور جو ختم ہو جائے گی اس کا ثواب بھی اس کے ساتھ ہی ختم ہو جائے گا۔ پس حقیقی نیکی وہی ہے جس کے دنیا میں قائم رہنے کے سامان ہوں۔ انسان نماز پڑھتا ہے جو

### دل کے اندر نور

پیدا کرنے والی چیز ہے اور اسے پڑھنے والا اللہ تعالیٰ سے وابستگی اور تعلق محسوس کرتا ہے بشرطیکہ اس کے دل کی آنکھیں کھلی ہوں۔ لیکن ایک نماز کا اثر دوسری نماز تک رہتا ہے۔ اگر وہ دوسری نماز پڑھے تو وہ نور جاری رہتا ہے ورنہ بند ہو جاتا ہے پھر دوسری نماز سے جو نور حاصل ہوتا ہے وہ تیسری تک رہتا ہے اور تیسری کا چوتھی تک۔ اسی طرح جمعہ کی عبادت ہے۔ اس سے جو نور حاصل ہوتا ہے وہ اگلے جمعہ تک جاری رہتا ہے۔ اگر انسان دوسرا جمعہ پڑھے تو وہ نور جاری رہتا ہے۔ اور اگر نہ پڑھے تو وہ نور ختم ہو جاتا ہے۔ عید سے بھی انسان کو ایک نور حاصل ہوتا ہے جو اگلی عید تک رہتا ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ ہے۔ جن لوگوں پر زکوٰۃ فرض ہے اگر وہ اسے ادا کریں تو ان کو ایک نور ملتا ہے اور

### تزکیہ نفس

ہوتا ہے لیکن جب دوسری بار اس کی فرضیت کا وقت آیا اور ادا نہ کی گئی تو وہ سلسلہ ختم ہو جاتا ہے اور پھر یہ ساری چیزیں انسان کی زندگی کے ساتھ ختم ہو جاتی ہیں۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ غرضیکہ تمام نیکیاں جو عبادت سے تعلق رکھتی ہیں موت کے ساتھ ختم ہو جاتی ہیں۔ اور حقیقی نیکی وہی ہو سکتی ہے جس کا فائدہ

### مستقل اور دائم

رہے تو وہ ہمیں کسی اور جگہ تلاش کرنی پڑے گی اس میں شبہ نہیں کہ ان کے نتائج اگلے جہان میں ملتے ہیں لیکن وہی [illegible] کرتا ہے نئی کوئی چیز اس میں داخل نہیں ہوتی کیونکہ نئی چیزیں جب ختم ہو جائیں تو

### ثواب کے نئے ذرائع

بھی بند ہو جاتے ہیں جس طرح ہم ایک درخت بوتے ہیں وہ پھل دیتا ہے۔ پھر دوسرا درخت بوتے ہیں وہ بھی پھل دیتا ہے۔ غرضیکہ جتنے درخت بوئیں گے اتنے ہی پھل دیں گے لیکن یہ نہیں کہ وہ زیادہ ہو جائیں مثلاً ہم نے تین درخت بوئے ہیں وہ تینوں پھل دیں گے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی چوتھا بھی ہو جائے وہ تین کے تین ہی رہیں گے۔ یہ مثال اعمال کی ہے۔

### نماز ایک درخت ہے

جب اس کا بیج بو یا گیا تو وہ یقیناً پھل دے گا اسی طرح روزہ ایک درخت ہے جو پھل دے گا۔ حج۔ زکوٰۃ۔ بندوں کے ساتھ حسن سلوک وغیرہ علیحدہ علیحدہ درخت ہیں جو پھل دیں گے لیکن جس دن موت آگئی اسی دن ان درختوں کا لگنا بھی بند ہو جائے گا۔ جتنے درخت لگ چکے ہیں وہ ضرور پھل دیں گے۔ لیکن وہ آگے بڑھ نہیں سکیں گے پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو یہ فرماتے ہیں کہ

### بہتر نیکی

وہی ہے جو دائم رہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ جس کا پھل دائمی ہے۔ کیونکہ پھل تو ہر ایک نیکی کا دائمی ہوتا ہے۔ نماز کے بدلہ میں جو جنت ملتی ہے وہ ہمیشہ کے لئے ہوتی ہے یہ نہیں کہ کچھ عرصہ کے بعد واپس لی جائے اسی طرح زکوٰۃ۔ حج اور روزہ وغیرہ عبادات کے بدلہ میں ہمیشہ کے لئے ہی انسان جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد موجود ہے تو اس کے لئے ہمیں کوئی اور میدان تلاش کرنا پڑے گا۔ ورنہ ان معنوں میں تو ہر نیکی دائم رہنے والی ہے۔ در اصل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد اسی نیکی سے ہے جو موت کے بعد بھی نیک عمل جاری رکھنے کا باعث ہو۔ اور کبھی بند نہ ہو۔
یاد رکھنا چاہئے کہ

### ایسی نیکیاں تین ہیں

جو موت کے بعد بھی جاری رہتی ہیں اور جن کے متعلق یقینی ثبوت موجود ہیں۔ ان میں سے ایک تبلیغ ہے جب انسان دوسرے کے لئے سچی ہدایت کا باعث ہوتا ہے تو جب تک وہ ہدایت باقی رہتی ہے اس کو اجر ملتا رہتا ہے۔ مثلاً اس نے ایک شخص کو سیدھا راستہ دکھایا وہ آگے کسی اور کی ہدایت کا موجب ہوا۔ پھر اس نے آگے کسی اور کو تبلیغ کی اور اسے راہ راست پر لایا تو یہ سلسلہ جب تک جاری رہے گا سب کی نیکیوں میں سے اسے بھی حصہ ملتا رہے گا دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نمازیں، روزے اور حج وغیرہ نیکیاں اگرچہ ختم ہو گئیں۔ آپ کی

### تبلیغ کی نیکی

آج بھی جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گی۔ دوسری نیکی تعلیم ہے تبلیغ اسے کہتے ہیں کہ غیر مذاہب کے لوگوں کو مذہب حقہ کی طرف ہدایت دینا اور تعلیم کے معنے ہیں اس میں داخل ہونے والوں کو

### مذہب کا صحیح مفہوم بتانا

قرآن کریم اور اس کا ترجمہ پڑھانا احادیث پڑھانا اور کسی دنیوی لالچ کے لئے نہیں بلکہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے دین کے دوسروں کو آگاہ کرنا یہ بھی دائمی نیکی ہے جن

### اشخاص کو تعلیم

دی جائے اور ان میں بعض افراد دوسروں کو تعلیم دیں اور پھر ان سے سیکھنے والے آگے اس سلسلہ کو چلائیں تو ان سب کا ثواب اسے ملتا رہے گا۔ اور بالکل ممکن ہے کہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے اور قیامت تک ہی اس کے باغ میں نئے درخت بوئے جاتے رہیں۔
تیسری چیز تربیت ہے یہ بھی ایک مستقل نیکی ہے۔ جو شخص اپنی اولاد کی تربیت صحیح رنگ میں کرتا ہے اور اس کی اولاد آگے اپنی اولاد کی تو اس طرح یہاں تک یہ سلسلہ جاری رہے۔ اسے ثواب ملتا رہے گا اور ممکن ہے۔ اس خاندان میں قیامت تک کوئی نہ کوئی نیک پیدا ہوتا ہے اور اس طرح اس کے

### باغ میں نئے درخت

لگتے ہیں بغرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اس ارشاد سے کہ بہتر نیکی وہی ہے۔ جو ہمیشہ جاری رہے۔ یہی مفہوم تھا۔ بیشک نماز میں سستی کرنے والا مستقل نجات نہیں پا سکتا۔ یعنی براہ راست بغیر دوزخ میں داخل ہونے کے جنت میں نہیں جا سکتا۔ یوں تو ایک وقت کے بعد سب جنت میں چلے جائیں گے لیکن نماز کے تارک کا اس میں سستی کرنے والے کا سیدھا فوراً جنت میں نہیں جا سکتا یہی حال زکوٰۃ و حج وغیرہ دوسری عبادات کا ہے۔ کہ ان کے بغیر انسان سیدھا جنت میں نہیں جا سکتا۔ گویا وہ نہایت ضروری ہیں انہیں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ یہ اصل چیزیں ہیں۔ اور وہ نیکیاں زینت ہیں۔ ایک مکان چھت اور دیواروں کے ساتھ تو مکمل ہو جاتا ہے۔ لیکن بعض زینت کی چیزیں ہوتی ہیں۔ جو اسے خوبصورت بنا دیتی ہیں۔ ایک ہی حیثیت رکھنے والی یکساں جگہ میں بظاہر ایک جیسے دو مکانوں میں سے ایک پانچ ہزار کی مالیت کا ہو گا۔ اور دوسرا ایک لاکھ کی مالیت کا۔ گویا

### تزئین اور آراستگی

سے قیمت بڑھ جاتی ہے۔ تو نماز۔ روزہ۔ حج زکوٰۃ وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جن کے بغیر نجات ہی نہیں مگر جو دائمی نیکیاں میں نے بیان کی ہیں۔ وہ اعمال کی عمارت کو خوبصورت بنا دیتی ہیں۔ اور یہی وہ امور ہیں جن کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث کیا گیا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

هو الذی بعث فی الامیین
رسولاً منهم یتلوا علیهم

اٰیاتہٖ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ

اس میں تین امور کو بیان کیا گیا ہے یعنی پہلے تبلیغ ہے پھر تعلیم اور پھر تربیت۔ اور یہی وہ چیزیں ہیں جن کی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ساری دنیا سے افضل ہیں۔ اور سب انبیاء پر آپ کو فضیلت تامہ حاصل ہے۔ باقی انبیاء کی یہ نیکیاں ختم ہو گئیں مگر آپ کی قیامت تک جاری رہیں گی۔ اس لئے آپ سب سے بلند مقام پر فائز ہیں۔ اس وقت میں ان میں سے صرف ایک نیکی یعنی

## تربیت

کو لیتا ہوں۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے قوا انفسکم واھلیکم نارًا۔ یعنی اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ۔ دنیا میں کون آدمی شریف کہلا سکتا ہے۔ جو مقدرت کے باوجود اپنی اولاد کو تعلیم نہ دلائے۔ ان کی صحت کی حفاظت کے سامان نہ کرے۔ پھر وہ انسان کس طرح شریف کہلا سکتا ہے جس کی اولاد کو دین سے مس نہ ہو یاد رکھنا چاہیئے کہ عبادت میں اعلیٰ نیکی نماز ہے۔ یہ ایک فرقان وامتیاز ہے۔ مومن و کافر میں۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منافق کی علامت یہ بتائی ہے کہ وہ عشاء اور فجر کی نماز میں نہیں آتا۔ لیکن مومن سوائے جائز معذوری کے ضرور آتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق نماز ادا کرتا ہے تو تربیت میں سب سے

## پہلی چیز نماز ہے

اور دوسری ان کو دین سے واقف کرانا۔ تعلیم کے بعض حصے استادوں سے متعلق نہیں ہوتے بلکہ اولاد کو ان سے آگاہ کرنا والدین کا فرض ہوتا ہے۔ مثلاً انہیں بتانا کہ تمہارا پیدا کرنے والا کون ہے۔ رسول کون ہے امام کون ہے۔ پھر نظام سلسلہ سے انہیں آگاہ کرتے رہنا۔ اگر یہ باتیں آہستہ آہستہ بچوں کے کان میں ڈالی جائیں۔ تو بہت فائدہ ہوتا ہے ایسی اولاد اگر بگڑ بھی جائے۔ تو نظام سلسلہ سے ڈرتی رہتی ہے۔ ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ

## ان کی شکایت

خلیفۂ وقت یا کارکنوں کو نہ پہنچ جائے۔ وہ بے شک دوڑیں گے کودیں گے مگر ان کا گلا سلسلہ کے رسہ سے بندھا ہوا ہوگا۔ اور ان کی آوارگی ایک محدود دائرہ کے اندر ہوگی۔ لیکن جن بچوں کو والدین

## سلسلہ کے نظام

سے واقف نہیں کرتے وہ برملا کہہ دیتے ہیں کہ ہم تمہاری بات نہیں مانتے۔ یوں تو دونوں آوارہ ہوں گے لیکن ایک کے گلے میں ایک لمبا رسہ ہوگا۔ اور وہ اس کی حد کے اندر ضرور رہے گا لیکن دوسرا بالکل آزاد ہوگا۔ بچے کو کلیۃً بگاڑ سے بچانا ناممکن ہوگا بری صحبت اس کے اندر آوارگی پیدا کرے گی۔ مگر سلسلہ کے ساتھ وابستگی ضرور رہے گی یعنی کسی وقت اس کے اندر خشیت پیدا ہو جائے گی اور وہ واپس آجائے گا اس لئے تربیت کے لئے بچوں کو ایسی باتیں بتاتے رہنا نہایت ضروری ہے۔ اسی طرح نماز بھی تربیت کے لئے بہت ضروری چیز ہے۔ اس کے بغیر انسان کو کوئی نور نہیں مل سکتا اور جس دن کوئی نماز ناغہ ہو جائے۔ اس دن انسان کی

## روحانی لحاظ سے موت

واقع ہو جاتی ہے۔ اور یہ سب کو معلوم ہے کہ لولے لنگڑے کو صحت ہو جاتی ہے بیمار اچھے ہو سکتے ہیں لیکن مردہ کو زندہ کرنا ممکن نہیں۔ اسی طرح نماز کے تارک کو ابھارنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے ہر شخص جو چاہتا ہے کہ دائمی نیکی کرے۔ اسے چاہیئے کہ اس بات کو اپنے فرائض میں داخل کرے کہ

## اولاد کو نماز کی تعلیم

دے۔ بلکہ بچوں کو نماز میں ساتھ لائے۔ اور اگر معذور ہے تو بھیجے بلکہ معذور ہے اسے چاہیئے کہ زیادہ زور اور تاکید کے ساتھ کہتا رہے تا اس کے بچے یہ خیال نہ کرلیں۔ کہ وہ نماز میں سست ہے۔ اسے چاہیئے کہ انہیں بار بار سمجھاتا رہے میں معذور ہوں اس لئے شامل نہیں ہو سکتا۔ تم جاؤ اور نماز پڑھ آؤ۔ اور پھر اس بات کی نگرانی کرے کہ وہ جاتے ہیں یا نہیں۔ مگر بہت سے لوگ ہیں جو اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ اور میں نے نہایت افسوس سے دیکھا ہے کہ یہاں مرکز میں بھی

## نمازوں کے وقت

بعض لوگ شور مچاتے رہتے ہیں مگر انہیں کوئی نہیں سمجھاتا کہ نماز ہو رہی ہے شور نہ ڈالیں پرسوں کا ہی واقعہ ہے کہ میں نماز پڑھا رہا تھا کہ ایک چھوٹی بچی کی آواز نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا۔ کوئی دیہاتی عورت کچھ بیچ رہی تھی۔ اس لڑکی نے کہا تینوں شرم نہیں اوندی۔ حضرت صاحب تو نماز پڑھا رہے ہیں اور تم شور کرتی پھرتی ہو۔ معلوم ہوتا ہے اس کے والدین نے اس کے کان میں یہ بات ڈال ہوئی تھی کہ نماز کے وقت شور نہیں کرنا چاہیئے۔ وہ خود نماز میں شامل نہ تھی اور کھیلتی پھرتی تھی لیکن اتنا احساس اسے ضرور تھا۔ مجھے اس بات سے اس قدر لطف آیا کہ چاہا نماز ختم کر کے پتہ کروں کہ وہ کون تھی۔ تو بچوں کے دل میں جو بات ڈالی جائے وہ بڑا اثر کرتی ہے۔ اور اگر انہیں

## مسجدوں میں جانے کا عادی

بنا دیا جائے۔ تو وہ ایسے آوارہ کبھی نہیں ہو سکتے کہ اصلاح نہ ہو سکے

پس میں مرکز کے لوگوں کو خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں کہ وہ بچوں کو نماز کی عادت ڈالیں۔ نماز کے لئے انہیں ساتھ لے جائیں اور اگر خود معذور ہوں تو انہیں ضرور بھیج دیں۔ اور پھر نگرانی کریں کہ وہ جاتے ہیں یا نہیں۔ پھر بچہ جب ذرا بڑا ہو جائے تو اسے

## تہجد کی عادت

ڈالیں۔ کیونکہ میرے نزدیک تہجد کی عادت اسی عمر میں پڑ سکتی ہے۔ بلوغت میں بہت مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے انہیں تہجد کی عادت ڈالیں۔ اور ذکر کرنا سکھائیں۔ اس سے طبیعت کا لاابالی پن دور ہو کر رقت قلب پیدا ہوگی۔

دوسری چیز جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ وہ

## جھوٹ ہے

میں نے بہت افسوس کے ساتھ دیکھا ہے کہ جب بھی کبھی مجھے کسی مقدمہ کی تحقیقات کا موقعہ ملا۔ میں نے محسوس کیا کہ بڑے لوگوں میں سے بھی بعض صریح جھوٹ بولتے ہیں اور بعض جھوٹ بولنے کے لئے کوئی بہانہ اپنے نفس میں بنا لیتے ہیں مگر یہ طریق بھی درست نہیں۔ اس سے انسان کے اندر بزدلی پیدا ہوتی ہے۔ اگر غلطی ہو جائے تو اس کا اقرار ہی مناسب ہے اور اگر اس طرح دنیوی طور پر نقصان بھی ہو جائے تو اخروی نقصان کے مقابلہ میں جو جھوٹ سے ہوتا ہے اس کی کچھ حقیقت نہیں۔ جھوٹ بولنے والوں کے بچے بھی جھوٹے ہوتے ہیں۔ یہ مت خیال کرو کہ بچہ سمجھ نہیں سکتا کہ اس کے سامنے جھوٹ بولا جا رہا ہے

## بچوں کی نظر بہت تیز ہوتی ہے

میں نے ایک تماشہ کرنے والے کی کتاب پڑھی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ سب سے زیادہ مشکل وہ کھیل ہوتا ہے جو بچوں کے سامنے کرنا پڑے۔ ایک پروفیسر کو آسانی کے ساتھ دھوکا دیا جا سکتا ہے مگر بچہ کو دھوکا دینا بہت مشکل ہے

پس اس کے متعلق بہت نگرانی کرنی چاہیئے کہ بچہ جھوٹ نہ بولے۔ اسے دلیر بنانا چاہیئے اور اسے اچھی طرح سمجھونا چاہیئے کہ اگر وہ صحیح صحیح اپنے قصور کا اعتراف کرے گا۔ تو اسے سزا نہیں دی جائے گی۔ جب بچہ کو

## سچ بولنے کی عادت

ہو جائے۔ تو اس کا کیریکٹر ایسا مضبوط ہو جاتا ہے کہ وہ دنیا میں کبھی ذلیل نہیں ہو سکتا۔ اس کے مقابلہ میں جھوٹا آدمی کبھی حقیقی عزت حاصل نہیں کر سکتا۔ اور اگر کوئی اس کے سامنے تعریف بھی کرے گا تو وہ محض ظاہرداری ہوگی ورنہ اس کے متعلق لوگوں کے دلوں میں نفرت ہی ہوگی۔ یہیں کوشش کرو کہ بچے بندوں کے ساتھ تعلقات میں

## جھوٹ سے پرہیز

کریں اور خدا تعالیٰ کے تعلق کے سلسلہ میں نماز کے عادی ہو جائیں۔ اگر ان دونوں امور کی نگرانی کی جائے تو بہت حد تک اصلاح ہو سکتی ہے۔

پس میں مرکز کے دوستوں کو بالخصوص اور بیرونی دوستوں کو بالعموم توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ان امور کا خیال رکھیں اور بچوں کی تربیت سے کسی صورت میں بھی غافل نہ ہوں۔ انہیں چھوٹے چھوٹے مسائل یاد کراؤ۔ اور بتاؤ کہ خدا سے ان کا تعلق کیا ہے۔ بندوں سے کیا تعلق ہے

## سلسلہ کے متعلق

موٹی موٹی باتیں بتا دو۔ پھر خلفاء کے حالات سے آگاہ کرو اور نشانات الٰہیہ یاد کراؤ۔ ان باتوں سے انہیں سلسلہ کے ساتھ وابستگی پیدا ہو جائے گی۔ پھر نماز کا پابند بناؤ۔ بالخصوص نماز با جماعت کی عادت ڈالو۔ اور جھوٹ سے پرہیز کراؤ۔ اگر یہ باتیں پیدا ہو جائیں تو روز بروز کے جھگڑے خود بخود مٹ جائیں گے۔ میں نے دیکھا ہے مرکز میں جوں جوں جماعت بڑھتی جا رہی ہے یہ نقص پیدا ہوتے جا رہے ہیں۔ بچوں کو

## مسائل سے آگاہ

نہیں کیا جاتا۔ نماز کی پابندی نہیں کرائی جاتی اور جھوٹ سے پرہیز نہیں کرایا جاتا ماں باپ کا فرض ہے کہ وہ انہیں ان باتوں کا عادی بنائیں۔ اور اس طرح

## دائمی نیکی

کے کرنے والوں میں شامل ہوں۔ اس طرح ان کے باغ میں قیامت تک نئے نئے درخت پیدا ہوتے رہیں گے کیونکہ ان کی تربیت سے ان کی اولاد کی اصلاح ہوگی۔ اور ان کے ذریعہ ان کی اولاد کی۔

اور اس طرح یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ بلکہ یہ تو ایسا کام ہے کہ جن کے ہاں اولاد نہ ہو انہیں چاہیئے کہ یتامی کو پال کر یہ ثواب حاصل کریں لیکن جن کو اللہ تعالیٰ نے اولاد دی ہے وہ اگر اس سے محروم رہتے ہیں تو ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کے گھر میں گنگا بہہ رہی ہو لیکن وہ گندے پانی سے کر بیٹھا رہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کے ہاں دو لڑکیاں ہوں اور وہ ان کی صحیح تربیت کرے تو میں اس کے لئے جنت کا وعدہ کرتا ہوں۔ اس سے معلوم ہوا کہ

## اولاد کی صحیح تربیت

انسان کو جنت کا وارث بنا دیتی ہے۔ پس اگر تبلیغ اور تعلیم کے کام مشکل ہیں تو کم از کم اپنی اولاد کی تربیت تو کسی کے لئے مشکل نہیں کہی جا سکتی۔ جو کچھ تمہیں آتا ہے وہ انہیں سکھاؤ اور پھر یہ بچے جو نیکی بجا لائیں گے اس کے ثواب میں سے ایک حصہ تمہیں بھی ملے گا۔ اور جو شخص اتنے آسان ذریعہ کو بھی اختیار نہیں کرتا کہنا پڑے گا کہ نہ اسے

## جنت کی قدر ہے

اور نہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی کی پرواہ۔ اس کے ایمان میں نقص ہے لیکن جس کے دل میں کچھ بھی قدر ہے وہ اتنا آسان طریق سن کر خوشی سے اچھل پڑے گا۔ میں

## اللہ تعالیٰ سے دعا

کرتا ہوں کہ وہ ہمیں نیک اعمال بجا لانے کی توفیق دے اور پھر یہ بھی توفیق دے کہ نیکی کو اپنے تک ہی محدود نہ رکھیں بلکہ اپنی اولادوں کے اندر بھی اسے پیدا کریں تا یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے۔ اور یہ کام کچھ بھی مشکل نہیں صرف ارادہ اور نیت کی دیر ہے۔ اور جب انسان کسی کام کی نیت کرے تو خواہ وہ مشکل ہو پھر بھی آسان ہو جاتا ہے۔

---

## درخواست دعا

خاکسار ماہ جولائی میں ہائر سکنڈری کا فائینل امتحان دینے جا رہا ہے۔ خاکسار تمام دوستان قادیان سے درخواست ہے کہ خاکسار کی دینی و دنیوی ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے دادا سید حسام الدین احمد صاحب. کٹکی امیر جماعت سونگھڑہ کی مکمل صحت یابی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

خاکسار

سید انیس احمد حوری ہنڈ جمشید پور

---

# لوگنڈا زبان میں ترجمہ قرآن کریم کی اشاعت اور اسکی مقبولیت

## احمدیت کے ذریعہ تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک

از مکرم مولوی نور الدین صاحب منیر ایم۔ اے نائب وکیل التبشیر ربوہ

مکرم مولوی عبد الکریم صاحب شرما انچارج احمدیہ مشن یوگنڈا (مشرقی افریقہ) نے اطلاع دی ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مشن نے قرآن کریم کے پہلے پانچ پاروں کا لوگنڈا زبان میں ترجمہ معہ مختصر تفسیری نوٹس شائع کر دیا ہے۔ ترجمہ کی ایک کاپی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی گئی۔ حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ بابرکت فرمائے۔

اس ترجمہ کی تیاری میں شیخ ابراہیم سنیفوما آف جنجہ مسٹر زکریا کزیٹو بوڈا اور مسٹر سلیمان ماینجے نے مشن کی قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ یہ دوست جماعت احمدیہ لوگنڈا کے سرگرم رکن ہیں اور مسٹر زکریا سیکرٹری تبلیغ ہیں۔ اور یوگنڈا پارلیمنٹ کے ممبر بھی ہیں۔ آپ ربوہ اور قادیان کی زیارت بھی کر چکے ہیں۔ ان کے علاوہ بعض اور احباب نے بھی اس ترجمہ کی تیاری میں مشن کا ہاتھ بٹایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

ریڈیو یوگنڈا نے ترجمہ قرآن شریف کی اشاعت پر تین دفعہ خبر نشر کی۔ وہاں کے پریس نے بھی عمدہ پیرائے میں تبصرہ کیا اور بعض اخبارات نے اداریئے لکھے جن میں مشن کو خدمت قرآن پر مبارک باد پیش کی گئی۔ مسلمانوں کو توجہ دلائی گئی۔ ............ وہ اس میش بہا کتاب سے مستفید ہوں۔ پبلک نے بھی پریس میں خطوط کے ذریعہ ترجمہ قرآن شریف کا گرمجوشی خیر مقدم کیا۔ اور جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا۔ یوگنڈا کے کثیر الاشاعت انگریزی اخبار یوگنڈا آرگس اور لوگنڈا زبان کے متعدد اخبارات کے علاوہ کینیا اور ٹانگا نیکا کے اخبارات مباسہ ٹائمز ڈیلی سنشن اور ٹانگا نیکا سٹینڈرڈ نے بھی اس کی خبر کو نمایاں جگہ دی اور عمدہ ریویو لکھے۔

روزنامہ Munno [illegible] نے جو حکومت یوگنڈا کے محکمہ انفارمیشن کی طرف سے شائع ہوتا ہے۔ اپنی ۲۸ر اپریل کی اشاعت میں پہلے صفحہ پر چار کالمی سرخی دے کر لکھا۔ یوگنڈا کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ ہم یہ مسرت انگیز خبر اپنے قارئین تک پہنچا رہے ہیں کہ لوگنڈا زبان میں ترجمۃ القرآن کی پہلی جلد جو پانچ سپاروں پر مشتمل ہے کل شائع ہو گئی ہے۔ مسلمانوں کی یہ مدت سے آرزو تھی کہ قرآن کریم کا ترجمہ ان کی اپنی زبان میں شائع ہو تا وہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو سمجھ سکیں۔ اس ترجمہ کے ساتھ ایک حد تک ان کی ضرورت پوری ہو گئی ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ یوگنڈا احمدیہ مشن نے یہ مشکل کام اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ شیخ عبد الکریم شرما نے جو یوگنڈا میں جماعت احمدیہ کے امیر اور مشن کے انچارج ہیں ہمیں بتایا ہے کہ اس ترجمہ کی تیاری میں دو سال کا عرصہ لگا ہے۔ اور اس پر قریباً ۲۲ ہزار شلنگ صرف ہوا ہے یہ ترجمہ نہایت خوبی سے سلیس زبان میں کیا گیا ہے۔ ہر شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ عربی متن بھی ساتھ ہے۔ اور ترجمہ کے علاوہ تفسیری نوٹس بھی دیئے گئے ہیں جو اس کی افادیت میں اور بھی اضافہ کا موجب ہیں۔

ہمارے اس سوال پر کہ بقیہ ۲۵ پاروں کا ترجمہ کب تک مکمل ہو جائے گا؟ شیخ شرما نے امید ظاہر کی کہ انشاء اللہ العزیز پانچ سال کے عرصہ میں تمام قرآن کریم کا لوگنڈا زبان میں معہ مختصر تفسیری نوٹس ترجمہ تیار ہو جائے گا۔

احمدیہ مسلم مشن اس سے قبل ٹانگا نیکا اور کینیا کی ایک اہم اور بڑی زبان سواحیلی میں قرآن کریم کا مکمل ترجمہ معہ تفسیری نوٹس شائع کر چکا ہے۔ علاوہ ازیں ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کینیا کی دو اور زبانوں یعنی [illegible] اور [illegible] amba میں بھی قرآن کریم کے تراجم مکمل ہو چکے ہیں لیکن ابھی شائع نہیں ہو سکے۔ شرما صاحب نے کہا کہ وہ شیخ ابراہیم سنیفوما آف جنجہ مسٹر زکریا کزیٹو بوڈا ممبر آف یوگنڈا پارلیمنٹ اور مسٹر سلیمان ماینجے آف کمپالہ اور یوگنڈا کی نیشنل اسمبلی کے ایک اور معزز رکن کے بے حد ممنون ہیں جنہوں نے ترجمہ کے کام میں قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ دراصل ان اصحاب کے تعاون سے ہی مشن ترجمہ قرآن کریم موجودہ صورت میں شائع کرنے کے قابل ہو سکا ہے۔

یوگنڈا زبان کا ایک اور روزنامہ Munno [illegible] اپنی یکم مئی ۱۹۶۵ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے:

"نبی محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے وصال کے بعد تیرہ سو سال کا عرصہ بیت چکا ہے لیکن ابھی تک یوگنڈا میں مسلمان قرآن کریم اور دیگر عربی لٹریچر بغیر ترجمہ سمجھے پڑھتے رہے ہیں لیکن اب مسلمانوں کو شیخ عبد الکریم شرما اور ان کے رفقاء کا جو جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں شکر گذار ہونا چاہیئے جنہوں نے قرآن کریم کے پہلے پانچ سپاروں کا ترجمہ لوگنڈا زبان میں تیار کر دیا ہے۔

اگرچہ یوگنڈا میں اب بھی ایسے مذہبی لیڈر پائے جاتے ہیں جو قرآن کریم کے لوگنڈا زبان میں ترجمہ کو پسند نہیں کرتے۔ لیکن ان کے علی الرغم مسلمانوں کو شیخ شرما (انچارج احمدیہ مسلم مشن) اور ان کے رفقاء کار دل سے ممنون اور شکر گذار ہونا چاہیئے جنہوں نے قرآن کریم کا ترجمہ کر کے ان کی ایک ضرورت کو پورا کیا ہے اور اپنے مخالفانہ خیالات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اس کار خیر میں ان سے تعاون کرنا چاہیئے تا قرآن کریم کے ترجمہ کا عظیم کام مکمل ہو جائے۔

یہ یقینی امر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء نے مذہبی کتب کے تراجم کرنے کو کبھی بھی ممنوع قرار نہیں دیا۔ آخر یہ کتب کس لئے آئی ہیں۔ اسی لئے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کو لوگ سمجھیں اور ان پر عمل کریں۔ پھر ان کے تراجم کیسے ممنوع ہو سکتے ہیں؟ اب جبکہ قرآن کریم کے ایک حصہ کا ترجمہ چھپ گیا ہے ہمیں امید ہے کہ مسلمان شوق سے اسے پڑھیں گے تا ان کو معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کے مقدس کلام میں ان کے لئے کیا ہدایات ہیں؟"

روزنامہ Taifa Uganda Empya اپنی ۸ر مئی ۱۹۶۵ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:-

"قرآن کریم کے پہلے پانچ پاروں کا

اردو ترجمہ یوگنڈا زبان میں چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔ یہ ترجمہ آسان اور سلیس زبان میں ہے۔ قرآن کریم کا عربی متن بھی ساتھ دیا گیا ہے اور اس کا ترجمہ کے ساتھ تفسیری نوٹس بھی ہیں۔ جن میں مشکل آیات کی تشریح کرتے ہوئے اسلام کی خوبیاں اور ان اعتراضات کا جو اسلام پر کئے جاتے ہیں جواب بھی دیا گیا ہے۔ اس ضخیم کتاب کی قیمت صرف دس شلنگ ہے۔

اس ترجمہ قرآن کی اشاعت پر پبلک نے بھی اخبارات میں خطوط کے ذریعہ اپنے نیک جذبات کا اظہار کیا ہے۔ ذیل میں ایک خط کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ جو Namasagali College کے ایک طالب علم مسٹر محمود کے وہاب نے یوگنڈا کے ایک اخبار کو لکھا ہے اس میں وہ لکھتے ہیں:-

"جناب عالی! یوگنڈا احمدیہ مسلم مشن کے اس عظیم کارنامہ پر جو اس نے یوگنڈا زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع کر کے کیا ہے مجھے اپنے موقر جریدہ کے ذریعہ اپنے دلی جذبات تشکر پیش کرنے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔

اکثر قارئین کرام اس سے اتفاق کریں گے کہ یوگنڈا میں مسلمانوں کی پسماندگی، مناقشات اور بے اتفاقی کا بڑا سبب یہ ہے کہ وہ قرآن کریم کو سمجھ نہیں سکتے۔

میں سمجھتا ہوں کہ اگر شروع سے ہی قرآن کریم کو سمجھنے کے ذرائع ہم کو میسر ہوتے تو ان بے معنی جھگڑوں میں جو وقت ضائع کرتے رہے ہیں۔ اس سے بہت حد تک بچ جاتے کیونکہ قرآن کریم کی ہدایات واضح ہیں۔ وہ ہمیں حد سے بڑھے ہوئے مناقشات سے منع کرتا ہے۔ اور اتحاد و اتفاق کی تعلیم دیتا ہے۔

یوگنڈا مسلم سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن نے پچھلے دنوں اپنے سالانہ اجلاس میں یہ قرار داد پاس کی تھی کہ اسلام کی ترقی اور مسلمانوں میں باہمی مفاہمت اور یگانگت پیدا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ مقامی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کئے جائیں۔ اور علماء سے درخواست کی تھی کہ وہ بے سود جھگڑوں میں وقت ضائع کرنے کی بجائے اس کام کی طرف متوجہ ہوں۔

یوگنڈا مسلم سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کا ممبر ہونے کی حیثیت سے اور اس وجہ سے بھی کہ دین اسلام میرا مذہب ہے اور میں اس کی ترقی کا خواہاں ہوں اور اس لئے بھی کہ میں اپنے ملک کی بہبودی چاہتا ہوں۔ میں صدق دل سے ان صاحبان کا شکر گزار ہوں جن کے طفیل لوگنڈا زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ منصۂ شہود پر آیا۔

بالآخر میں نہ صرف مسلمان بھائیوں سے بلکہ غیر مسلم دوستوں سے بھی گزارش کروں گا کہ وہ اس ترجمۃ القرآن کا ضرور مطالعہ فرمائیں تا دین اسلام کے متعلق انہیں واقفیت ہو اور مفاہمت کے دروازے کھلیں۔"

## یوگنڈا میں اسلام کا نفوذ

یوگنڈا کا رقبہ ۹۳،۹۸۱ مربع میل ہے اس ملک کے چار صوبے ہیں۔ جن میں Buganda کا صوبہ اس لحاظ سے ممتاز ہے کہ یہاں سینکڑوں سال سے متمدن حکومت چلی آ رہی ہے اور اس صوبے میں رہنے والا قبیلہ جو اسی نام سے موسوم ہے اپنی پرانی تہذیب پر عمل پیرا ہے۔

یوگنڈا کو ۱۹۶۲ء میں آزادی ملی ہے انیسویں صدی کے وسط میں برطانیہ نے اسے اپنی ایک نوآبادی بنا لیا تھا۔

اس ملک کی آبادی تقریباً ستر لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ مسلمانوں کی تعداد بیس لاکھ کے قریب ہے۔ عیسائیوں کی آبادی تیس لاکھ کے قریب ........ ہے۔ اور باقی لوگ لامذہب ہیں۔ یوگنڈا میں اسلام سب سے پہلے انیسویں صدی کے آغاز میں زنجبار کے عرب تاجروں کے ذریعہ پہنچا۔ ان عرب تاجروں نے بہت جلد شاہی دربار اور عوام میں اپنا رسوخ پیدا کر لیا۔

تقریباً اسی زمانہ میں سوڈان کے راستے ایک مصری جرنیل امین پاشا (Amin Pasha) کی سرکردگی میں مسلمان فوج یوگنڈا میں آئی۔ جس کے ۹ ہزار سپاہی اس ملک میں آباد ہو گئے۔ اس طرح عرب تاجروں اور سوڈانی سپاہیوں کے ذریعہ یہاں بہت جلد اسلام پھیل گیا حتیٰ کہ بگنڈا قبیلہ کا ایک بادشاہ بھی جس کا نام SUNNAB تھا اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہو گیا تھا مگر بعض موانع کی وجہ سے اظہار اسلام سے رک گیا

مسلمانوں کی آمد کے کچھ عرصہ بعد عیسائی مشنری بھی یوگنڈا میں آ گئے اور انہوں نے اپنی سیاسی طاقت کے بل بوتے پر نیز ہسپتالوں اور سکولوں کے ذریعہ ملک بھر میں عیسائیت کا جال پھیلا دیا۔ حتیٰ کہ شاہی خاندان میں بھی عیسائیت پھیل گئی۔ اس پر مسلمانوں اور عیسائیوں میں حصول اقتدار کے لئے جنگیں بھی ہوئیں اور بالآخر عیسائی غالب آئے لیکن اسلام اپنی تعلیمی برتری کے باعث برابر ترقی کرتا رہا اور اسی کا نتیجہ ہے کہ بگنڈا قبیلہ میں آج اسلام بہت مقبول ہے۔ چنانچہ شاہی خاندان کے بعض افراد بھی مسلمان ہیں۔

## مشرقی افریقہ میں احمدیہ مشن

مشرقی افریقہ میں سب سے پہلے ۱۹۳۴ء میں جماعت احمدیہ کا مشن قائم کیا گیا اور اس وقت سے یوگنڈا میں بھی احمدی مبلغین اشاعت اسلام کا کام کر رہے ہیں، اور احمدی مبلغین کی جدوجہد کی ہی برکت ہے کہ عیسائیت کی ترقی اس ملک میں بہت حد تک رک گئی ہے اور اسلام روز افزوں ترقی پر ہے چنانچہ J. E. Goldthorpe جو MAKERERE کالج میں سوشیالوجی کے پروفیسر ہیں اپنی کتاب Out lines of East African Society میں اسلام اور عیسائیت کی رفتار ترقی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:-

"انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے آغاز میں عیسائیت کی ترقی کی رفتار بڑھتی رہی مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اسلام اس دور میں ترقی نہیں کر رہا تھا۔ گو اس کی رفتار کم تھی تاہم اسلام بھی اس عرصہ میں ترقی پذیر رہا۔ اور اب تو ایسے شواہد ہمارے سامنے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ پچھلے دس بیس سال میں اسلام کی رفتار ترقی عیسائیت پر سبقت لے گئی ہے۔"

اسی تسلسل میں وہ مزید لکھتے ہیں:-

"ترقی کی یہ رفتار تعجب انگیز ہے کیونکہ چند سال پیشتر مسلمانوں کا کوئی تبلیغی نظام نہ تھا۔ چند سالوں سے ہی جماعت احمدیہ نے اپنے تربیت یافتہ مبلغ اس خطہ میں بھجوائے ہیں جو عالم ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی محنت اور تندہی سے کام کرنے والے ہیں۔"

---

## موصی احباب اپنی ادائیگیوں کا جائزہ لیں

جن موصی احباب کی طرف سے فارم اصل آمد پہنچ کر آ رہے ہیں۔ ان کی خدمت میں سالانہ حساب بھجوایا جا رہا ہے۔ ان سے درخواست ہے کہ اپنی ادائیگیوں کا جائزہ لے کر جو بقایا نکلتے ہوں وہ جلد ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر بقایا زیادہ ہو جائے تو وصیت کو منسوخی کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

---

## فارم اصل آمد

صیغہ ہذا کی طرف سے گذرے ہوئے سال یکم مئی ۱۹۶۴ء تا ۳۰ راپریل ۱۹۶۵ء کی آمد معلوم کرنے کے لئے فارم اصل آمد تمام موصیوں کی خدمت میں بھجوائے جا چکے ہیں۔ موصی احباب سے درخواست ہے کہ وہ جلد انہیں پُر کر کے واپس ارسال فرمائیں تا کہ ان کا سالانہ حساب ان کی خدمت میں بھجوایا جا سکے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

# برصغیر ہند و پاک میں تھوما حواری کی آمد

(آخری)

## "کلیسیاؤں کا قیام"

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

﴿۳﴾

**انجیل متی کا ارامی نسخہ** اگرچہ اس برصغیر کی ان کلیسیاؤں کی کوئی مبسوط و مربوط تاریخ ہمارے پاس نہیں ہے لیکن چند جستہ جستہ واقعات جو تاریخ مسیحیت میں اہم ابواب کی حیثیت رکھتے ہیں، وہ محفوظ ہیں جن سے ان کلیسیاؤں کے معاملات پر روشنی پڑتی ہے۔

پہلا امر تو یہ ہے کہ "انجیل متی" جو اناجیل میں پہلے درجہ کی انجیل ہے۔ اور یسوع مسیح کے حواری "مقدس متی" کی لکھی ہوئی ہے۔ اس کا اصل نسخہ جو "ارامی" زبان میں تھا، دوسری صدی عیسوی میں ہندوستان کی کلیسیا کے علاوہ دنیا کی کسی اور کلیسیا کے پاس نہیں تھا۔ دوسری صدی عیسوی کے اخیر میں جب "اسکندریہ" کا بڑا پادری پینٹینس (PANTAENUS) اس برصغیر میں آیا۔ اور یہاں کی کلیسیا میں انجیل متی کا "ارامی" نسخہ دیکھا تو خوشی سے باغ باغ ہوگیا۔ وہ جب اسکندریہ جانے لگا۔ تو یہاں کی کلیسیا سے درخواست کی کہ یہ نایاب نسخہ ان کو اسکندریہ کی لائبریری کے لئے دے دیا جائے۔ یہ درخواست قبول کرلی گئی۔

وہ جب یہ نسخہ لے کر اس برصغیر سے چلا۔ تو اس کا خیال تھا کہ اس ملک کی کلیسیا نے اس کو دنیا کی سب سے قیمتی دولت دے دی ہے۔ اس کا یہ خیال صحیح بھی تھا۔ ساری دنیا سے اس انجیل کا "ارامی" نسخہ ناپید ہوچکا تھا۔ تمام کلیسیائیں یونانی ترجمے کو ہی اصل کا رنگ دے رہی تھیں۔ اس حالت میں ارامی نسخہ کا مل جانا واقعی ایک بے بہا خزانے کا ہاتھ آجانا تھا۔

ابھی تک یہ بات واضح نہیں ہوسکی ہے کہ یہ نایاب نسخہ برصغیر کی کس کلیسیا کے پاس تھا۔ اور نہ یہ معلوم ہوسکا کہ سینٹ پینٹینس Pantaenus کس کلیسیا کی دعوت پر یہاں آئے تھے۔ پادری برکت اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ وہ یہودیوں کی کلیسیا تھی۔ اور جنوبی ہند یا پنجاب کے علاوہ اس برصغیر کے کسی اور علاقہ میں واقع ہوئی تھی۔

**اولیسیہ کی سرپرستی** دوسرا امر جس سے نہایت محکم طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ دوسری صدی عیسوی تک اس برصغیر کی کلیسیاؤں کا بیرونی ممالک کی کلیسیاؤں سے گہرا تعلق تھا۔ یہ ہے کہ "تھوما حواری" کی وفات کے بعد دوسری ہی پیڑھی میں اس برصغیر کی کلیسیاؤں کی خود مختاری جاتی رہی۔ اور یہ مذہبی امور میں ایک غیر ملکی کلیسیا کے ماتحت کردی گئیں۔ جو ان دنوں مشرق میں مسیحیت کا سب سے بڑا مرکز سمجھی جاتی تھی۔ یعنی اڈلیسیہ کی کلیسیا" اس عہد کی مسیحی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب روم کے مسیحیوں نے مسیحی عقائد و تعلیمات کو "یونان و روم" کی روایات پر منطبق کرنے کی مہم چلائی۔ تو مشرقی ممالک کی کلیسیاؤں نے رومیوں کی اس حرکت سے سخت بیزاری کا اظہار کیا۔ انہوں نے رومن کیتھولک چرچ سے اپنا تعلق منقطع کرلیا۔ اور اپنے مذہبی مرکز کے لئے روم و اسکندریہ کی بجائے "اڈلیسیہ" کو منتخب کیا۔ "تھوما حواری کی کلیسیائیں" تیسری پیڑھی میں اسی "چرچ آف اڈلیسیہ" کے ماتحت کردی گئیں۔ اس طرح بیرونی ممالک سے ان کے رابطے اور زیادہ ہوگئے۔

**کونسل آف نائسیا میں نمائندگی** تیسرا اہم واقعہ کونسل آف نائسیا میں اس برصغیر کی کلیسیاؤں کی نمائندگی کا ہے ۳۲۵ء میں جب قسطنطین اعظم نے "نائسیا" میں عیسائیوں کی ایک عالمگیر کونسل منعقد کی تو اس پر شرکت کے لئے اس برصغیر کی کلیسیاؤں کے نام بھی دعوت نامہ آیا۔ چنانچہ سینٹ یوحنا" نے ان کلیسیاؤں کی طرف سے اس کونسل میں شرکت کی۔ "انڈین کیتھولک ریفرنس بک" میں بھی یہ بات تسلیم کی گئی ہے۔ بلکہ ۳۸ انٹرنیشنل یوکرسٹک کانگرس" کے سیکرٹریٹ کے دروازہ پر ہندوستان کے مسیحی اولیاء کی جو فہرست آویزاں کی گئی تھی۔ اس میں "تھوما حواری" کے بعد اسی سینٹ یوحنا" کا نام تھا۔

اس جگہ یہ نکتہ یاد رکھنا چاہیئے کہ "سینٹ یوحنا" نے صرف جنوبی ہند کی عیسائی کلیسیاؤں کی طرف سے اس کونسل میں شرکت نہیں کی تھی۔ بلکہ ہند برصغیر کے پورے شمالی مغربی کلیسیاؤں کی طرف سے اس کونسل میں نمائندہ تھے اسی لئے ان کے متعلق یہ ثابت ہے کہ وہ جنوبی ہند کی کلیسیاؤں کے علاوہ ایرانی کلیسیاؤں کی طرف سے بھی کونسل میں نمائندگی کر رہے تھے۔

اس جگہ لفظ ایران سے مغالطہ نہ کھانا چاہیئے۔ اس زمانے میں اس لفظ کا اطلاق اس برصغیر کے سارے شمال مغربی علاقوں پر ہوتا تھا۔ یہ تو معلوم ہے کہ دنیا کے جغرافیہ میں ہمیشہ رد و بدل ہوتا رہا ہے آج افغانستان ایک الگ ملک ہے۔ لیکن کبھی زمانے میں یہ سلطنت دہلی کا ایک صوبہ کہلاتا تھا۔ اسی طرح اس زمانے میں کشمیر و افغانستان کے علاقے بھی ایران کہلاتے تھے یعنی سینٹ یوحنا" نے اسی اعتبار سے "کونسل آف نائسیا" میں جنوبی ہند کے سیرین چرچوں کے علاوہ ایران (افغانستان) اور کشمیر کی کلیسیاؤں کی طرف سے بھی نمائندگی کی۔

**موئے مبارک** چوتھا واقعہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ چوتھی صدی عیسوی میں جنوبی ہند کی سریانی کلیسیاؤں کے بیرونی ممالک سے تعلقات قائم تھے یہ ہے کہ اسی صدی میں "تھوما حواری" کا موئے مبارک مائلاپور مدراس سے "اڈیسہ" بھیجا گیا۔ اسی طرح جنوبی ہند کی تمام سریانی کلیسیائیں اس بات پر متفق ہیں کہ چوتھی صدی عیسوی میں ملک شام کے ایک مسیحی تاجر جو "تھوما حواری" کا ہمنام تھا۔ ان کلیسیاؤں میں آیا۔ پھر چند ہی دنوں کے بعد ایک دوسرے شامی پادری "سینٹ یوسف" جنوبی ہند آگئے۔ ان دونوں کی آمد سے سریانی کلیسیاؤں میں دوبارہ زندگی کی لہر دوڑ گئی۔

**نسطوری تحریک** ایک اور واقعہ جس سے ان تعلقات پر گہری روشنی پڑتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ جناب مسیح کی صحیح تعلیمات کے محفوظ رکھنے میں "تھوما حواری" کے ان چرچوں نے بڑا زبردست کردار ادا کیا۔ وہ یہ ہے کہ پانچویں صدی عیسوی میں جب شامی کلیسیا نے رومن چرچ کے خلاف ایک اصلاحی تحریک چلائی تو اس برصغیر کے مسیحیوں میں اس کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔ رومی کلیسیا میں بہت سی ایسی بدعتیں داخل ہوگئی تھیں جن کا جناب مسیح کی تعلیمات میں کوئی ذکر نہیں۔ جناب مسیح کو الوہیت کا درجہ تو دیا ہی گیا۔ حضرت مریم صدیقہ کو "خدا کی ماں" کا خطاب دے دیا گیا۔ پانچویں صدی عیسوی میں ان رومی بدعتوں کے خلاف شام کی کلیسیا میں ایک تحریک چلی جس کو "نسطوری تحریک" کہتے ہیں۔ اس کی حمایت میں جن جن کلیسیاؤں نے حصہ لیا ان میں اس برصغیر کی کلیسیاؤں کا نام سرفہرست آتا ہے۔ ان کلیسیاؤں نے اس تحریک کا کچھ ایسی گرمجوشی سے استقبال کیا کہ اس کے بعد اس برصغیر کے سریانی چرچ "نسطوری چرچ" کہلانے لگے۔

یہ چند واقعات جو اوپر درج کئے گئے ہیں۔ ان سے یہ حقیقت آشکار ہوجاتی ہے کہ پانچویں صدی عیسوی تک اس برصغیر کی کلیسیاؤں کے بیرونی ممالک سے تعلقات قائم تھے۔ "یعقوب حواری" نے اپنے خط کا آغاز جو اس جملہ سے کیا ہے کہ

اور ان اسیر قبائل کے نام جو جابجا رہتے ہیں

ان واقعات سے اس جملہ کی معنویت و اہمیت واضح ہوجاتی ہے۔

**پانچویں صدی کے بعد** لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ پانچویں صدی عیسوی کے بعد اس برصغیر میں تاریخ مسیحیت ایک طویل زمانے تک تاریکی میں ڈوب گئی۔ یوں تو اس سے ایک صدی پیشتر ہی دنیائے مسیحیت پر تاریکی کا سایہ پڑنے لگا تھا۔ جن دنوں عرب میں نیر اسلام طلوع ہوا۔ عالم مسیحیت پر اندھیرا چھا رہا تھا۔ رومی جو دو صدیاں پیشتر حلقہ بگوش عیسائیت ہوچکے تھے۔ انہوں نے بھی قبول مسیحیت کے بعد علم و حکمت کے میدان میں کوئی ترقی نہیں کی ان کا کوئی کارنامہ ایسا نہیں جس پر کوئی سنجیدہ قوم فخر کرسکے۔

دوسرے عیسائی جو یورپ کے دوسرے ممالک میں رہتے تھے ان کا تو اور برا حال تھا۔ جس زمانے میں مسلمان زرق برق لباس پہنتے۔ رنگ برنگ کے دسترخوان بچھاتے اور نہایت تزک و احتشام سے اپنا دربار سجاتے۔ وہ بیچارے یورپ میں ننگے گھومتے پھرتے۔ آدھ پیٹ گذارہ کرتے اور ان کے بادشاہ سرکنڈوں کی چھت کے نیچے بیٹھ کر دربار لگاتے۔ ان کی صحت اور وسائل سے یہ بات بعید تھی کہ وہ ان اسیر قبائل کا پتہ لگاتے۔ جن کی جستجو میں آج تک مورخ بھی عاجز نظر آتے ہیں۔

اس لاعلمی کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اس برصغیر کی ان کلیسیاؤں سے بالکل بے تعلق ہوگئے۔ جو ان اسیر قبائل نے جابجا بنائی تھیں۔ اور اس کے بعد تو جہالت کا وہ زور ہوا کہ مغربی ممالک کے مسیحیوں کو اتنے بڑے ملک کا راستہ ہی نہیں ملتا تھا۔ یہ حالت اس وقت تک قائم رہی جب تک پرتگیزی جنوبی ہند کے ساحل پر لنگر انداز ہوگئے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہندوستان کے جنوبی ساحل پر "واسکوڈی گاما" کا آنا ہندوستانی چرچ کی تاریخ میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔

**پرتگیزیوں کی آمد** "واسکوڈی گاما" ۱۴۹۸ء میں ایک

شاہی بیڑے کے ساتھ "کالیکٹ" کے ساحل پر لنگر انداز ہوا۔ یہ ان مہم بازوں میں سے تھا جو نئے نئے ممالک کی دریافت کے لئے مشرق اور مغرب کے سمندروں میں چکر لگا رہے تھے۔ اس بحری مہم میں "اسپین" اور "پرتگال" کو برابر کے رقیب تھے۔ اس وقت تک یورپ کی کوئی دوسری قوم سمندری مہم پر نکل نہ سکی تھی۔ اس لئے ان دونوں کے درمیان بہت جلد رقابت اور دشمنی کی بنیاد پڑ گئی۔ پاپائے اعظم نے جب دیکھا کہ یہ دونوں آمادۂ جنگ ہو گئے ہیں۔ تو انہوں نے یورپ کے سوا باقی دنیا کو دونوں کے درمیان برابر برابر بانٹ دیا۔ انہوں نے سمندر پر ایک لکیر کھینچ کر کرۂ ارض کا مغربی حصہ اسپین کو دے دیا۔ اور مشرقی حصہ پرتگال کے حوالہ کر دیا۔ اس کو ۱۴۹۳ء کا زمان حدبندی" کہتے ہیں۔ اس فرمان کے بعد یہ دونوں قومیں سمندری بیڑے لے کر دنیا کی تسخیر کو نکلیں "شاہ پرتگال" کے حصے میں سارا ایشیا آیا تھا۔ اس لئے اس نے سب سے پہلے ہندوستان کا بحری راستہ معلوم کرنے کے لئے واسکوڈی گاما کو ایک شاہی بیڑا دے کر بھیجا۔ یہ جانباز افریقہ پہنچنے کے بعد "زنجبار" کے عرب ملاحوں کی مدد سے کالیکٹ پہنچ گیا پوپ کے فرمان حدبندی کے بعد یہ اپنے کو سارے ایشیا کا واحد حکمران سمجھتے تھے اس لئے یہ یہاں آگئے۔ اس ملک کو غلام بنانے کی کوشش کی۔

اس کے علاوہ "فرمان حدبندی" میں انہیں پاپائے اعظم نے یہ بھی تاکید کی تھی کہ یہاں عیسائیت وہاں کے لوگوں کو انجیل کی منادی سناؤ۔ اس لئے پرتگیزی اور ہسپانوی جہاں جاتے تھے۔ وہاں مذہبی فریضہ سمجھتے تھے کہ اس ملک کو جلد از جلد بپتسمہ دے کر عیسائی بنا لیا جائے پرتگیزیوں نے ہندوستان آتے ہی اسی پالیسی پر عمل شروع کر دیا۔

ان دنوں جنوبی ہند میں دو بڑی سلطنتیں تھیں۔ "بیجاپور" کی عادل شاہی حکومت اور "وجیا نگر" کا ہندو راج۔ پرتگیزیوں نے وجیانگر کے ہندو راجہ سے تو دوستی کر لی۔ اور "گوا" جو سلطنت بیجاپور کے ماتحت تھا۔ اس پر قبضہ کرنے کے لئے سیاسی جوڑ توڑ کرنے لگے "البوقرق" جو پرتگیزیوں کا نامور سپہ سالار گزرا ہے اس نے ۱۵۱۰ء میں بزور شمشیر گوا پر قبضہ کر لیا۔ اس تسلط کے بعد ہی بپتسمہ دینے کی مہم چلائی گئی۔ مسجدوں اور مندروں کے ملبوں پر بڑے بڑے چرچ بنائے گئے۔ بہت سے عیسائی پادری پرتگال سے بلائے گئے۔ اور ہزاروں آدمیوں کو جبراً عیسائی بنایا گیا۔ ساتھ ہی وہاں "محکمۂ احتساب" بھی قائم کیا تاکوئی "رومن کیتھولک چرچ" کی روایات کے خلاف کوئی حرکت نہ کر سکے۔

### پرتگیزیوں کا اثر سریانی کلیساؤں پر

ہندوستان میں پرتگیزیوں نے اپنے عقائد کی اشاعت کے لئے جن اقوام کو منتخب کیا۔ ان میں مسلمانوں اور ہندوؤں کے علاوہ "سریانی کلیساؤں" کا نام بھی آتا ہے۔ پرتگیزیوں کی آمد کے وقت "تھوما حواری" کے یہ چرچ نسطوری عقائد کے حامل تھے۔ روم کیتھولک چرچ ان عیسائیوں کو کافر و ملحد قرار دے چکا تھا۔ اور ان کے عقائد کو چیلنج کرنا اُسی طرح ضروری سمجھتا تھا۔ جس طرح ہندوؤں اور مسلمانوں کو پرتگیزیوں نے جنوبی ہند میں یہ کام بڑی ہمت و جوانمردی سے کیا۔ حتیٰ کہ بہت سے سیرین چرچ رومی عقائد کی طرف مائل ہو گئے اور یہ تاریخی اعتبار سے پہلا دن تھا۔ جب "تھوما حواری" کی موحد کلیساؤں پر روم کے بدعتی مسیحیوں کا قبضہ ہوا۔ پرتگیزی مسیحیت کی تبلیغ کرتے ہوئے اندرون ملک میں بھی گھس آئے۔ وہ شہنشاہِ اکبر کے "عبادت خانہ" میں بھی گئے۔ مناظرہ و مباحثہ میں بھی حصہ لیا۔ بعض مسلمان امیر جیسے "دانشمند خان" مسیحیت کی طرف مائل بھی ہوا۔ مگر ان پرتگیزیوں کو "اندرون ہند" میں مسیحیوں کی کوئی کلیسا نہیں ملی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تک اس برصغیر کے شمالی علاقے کی تمام کلیسائیں بودھ ازم، ہندو ازم یا اسلام میں جذب ہو چکی تھیں۔

ہسپانوی اور پرتگیزی دینی حمیت اور مذہبی جوش میں یورپ کی دوسری اقوام سے بالکل مختلف واقع ہوتے تھے۔ یہ تجارت اور ملک گیری کے ساتھ ہر جگہ پورے زور و شور کے ساتھ انجیل کی منادی بھی کرتے جاتے تھے۔ لیکن دوسری یورپین قومیں جو ان کے بعد آئیں۔ یعنی ولندیزی۔ انگریز اور فرانسیسی ان کی پالیسی مذہب کے معاملہ میں بالکل برعکس تھی۔ یہ ان ممالک میں دین عیسوی کی تبلیغ کرنا اپنے تجارتی مفاد کے خلاف سمجھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت انگلستان نے بھی ۱۸۳۳ء تک پادریوں کو اس برصغیر میں آنے کی اجازت نہیں دی۔

### سریانی کلیساؤں کی عبادات

آج اس برصغیر میں مسیحیوں کے تمام فرقے اور ان کی کلیسائیں موجود ہیں۔ لیکن وہ کلیسائیں جو تھوما حواری کے عقائد کی حامل ہیں۔ اور جو سریانی یا نسطوری کلیسائیں کہلاتی ہیں صرف جنوبی ہند میں پائی جاتی ہیں۔ ان کلیساؤں کی عبادت اور دیگر مذہبی آثار پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک ان کلیساؤں نے اپنی بعض قدیم روایات برقرار رکھی ہیں۔ جیسے عبرانی زبان میں عبادت۔ جس طرح مسلمان نمازیں عربی زبان میں پڑھتے ہیں اسی طرح سریانی کلیساؤں میں دعا۔ مناجات اور نماز عبرانی زبان میں ہوتی ہے۔ اس روایت کے برقرار رکھنے میں یہ کلیسائیں دوسری تمام کلیساؤں سے بالکل منفرد ہیں۔ دوسری کلیساؤں کی عبادت تو بھانت بھانت کی زبانوں میں ہوتی ہے۔

### نصرانی

دوسری بات یہ ہے کہ جنوبی ہند میں اس چرچ سے تعلق رکھنے والے ابھی تک اپنے کو "نصرانی" (NAZRANI) کہتے ہیں یہ مسیحیوں کا اصلی نام ہے قرآن مجید میں بھی ان کو نصاریٰ کہا گیا ہے۔ کشمیر اور افغانستان کی قومیں تو بول چال میں عربی۔ عبرانی اور ارامی کے الفاظ استعمال کر لیتی ہیں۔ لیکن جنوبی ہند جہاں کی زبان پر دراوڑی زبانیں غالب آ چکی ہیں۔ سوائے معروف۔ مخرج اور طرز ادا کے اعتبار سے عہد آدم سے قبل کی زبان معلوم ہوتی ہے۔ اس علاقے کی ایک مستقل قوم کا اپنے کو "نصرانی" کہنا ایک غور طلب مسئلہ ہے۔ اس لفظ سے صرف ان کے عقیدہ اور مذہب کے سرچشمہ کا ہی پتہ نہیں ملتا۔ بلکہ اس زمانے کی بھی تعیین ہو جاتی ہے۔ جب یہ قوم اس مذہب میں داخل ہوئی تھی۔ اور اس علاقے کی ایک قوم عبرانی یا ارامی زبان بولتی تھی۔ یعنی دو ہزار سال قبل کا زمانہ۔

### جگہوں کے نام

میں جب مدراس یا کیرالہ کا سفر کرتا ہوں تو زبان کی ایک بات مجھے بہت حیرت زدہ کرتی ہے۔ اور وہ ہے وہاں کے شہروں اور دیہاتوں کے نام۔ جیسے کنانور شرانور سوبانور۔ ڈوڈا نور۔ کوٹمبطور کنانطور۔ ڈہی بطور۔ غرض جدھر جائیے نور و طور کی جلوہ گری نظر آتی ہے۔ کیا اس بات کا ثبوت نہیں کہ کشمیر اور لداخ کی طرح یہاں کے مقاموں کے ناموں میں بھی پرانے اور نئے عہدناموں کی جھلک پائی جاتی ہے؟

## درخواست دعا

اس سال جماعت کے دو ہونہار نوجوان میاں عبدالباسط صاحب ابن مکرم مولوی عبدالحمید خان صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر اعلیٰ نمبروں کے ساتھ اور میاں مظہر الحق صاحب ابن مکرم محمد ابراہیم صاحب انسپکٹر پولیس (B. Sc Engineering) بی۔ ایس سی انجنیئرنگ پاس کیا ہے۔ الحمد للہ یہ ہمارے پہلے احمدی انجنیئرنگ ہیں۔

مکرم مولوی عبدالحمید خان صاحب کے دوسرے اور بڑے صاحبزادے۔ میاں عبدالرشید خان صاحب اس سال ایم۔ بی۔ بی۔ ایس (M. B. B. S.) ڈاکٹری امتحان میں کامیاب ہوئے۔ سبحان اللہ الحمد للہ۔ یہ ہمارے دوسرے احمدی ڈاکٹر ہیں۔

ان سبھوں کی خدمت میں جماعت کی طرف سے ہدیۂ مبارکباد پیش کرتے ہوئے جماعت کے بزرگوں اور درویش بھائیوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان نونہالوں کی کامیابی اور زندگی کے واسطے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو نیک، صالح احمدی اور خدام خلق و دین اور جماعت کے مایۂ ناز بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(۲) مکرم و محترم مولوی عبدالستار صاحب ایم۔ اے سابق صوبائی امیر پیرانہ سالی کی وجہ سے بہت نحیف و کمزور ہو گئے ہیں۔ اور مکرم و محترم مولوی سید محمد احمد صاحب سابق امیر۔ پراونشل بھی شکر کی ذیابیطس کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہیں۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ ان دونوں بزرگوں کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

طالب دعا

احقر فضل الرحمٰن ضاغفنہ تا مقام امیر اڑیسہ

# سرزمین سپین میں تبلیغِ اسلام

(بقیہ صفحہ اوّل)

انہوں نے اپنی زندگی میں کبھی خدائی کا دعوے نہیں کیا۔ اسلام کی تعلیم انسان کو حقیقی نجات بخشتی ہے۔

**ایک امریکن نومسلم دوست**

ایک امریکن مسلمان مسٹر نوری البدری فلاڈلفیا (امریکہ) سے سپین آئے ہیں ان کی والدہ ہمشیرہ علیحدہ بھی ان کے ساتھ ہیں ان کے لئے ہوٹل وغیرہ کا انتظام کیا۔ مشن ہاؤس میں اکثر آتے ہیں۔ انہیں احمدیت کی تبلیغ کی گئی۔ اسلامی اصول کی فلاسفی اور مزید لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا۔

**ایک نومسلم کی عیادت**

مکرم بشیر احمد صاحب Reguamo بیمار ہیں مکرم سیف الاسلام ایک نومسلم بھائی کو ہمراہ لے کر ان کی عیادت کے لئے گیا۔ ان کے بڑے بھائی D. D. کو تبلیغ اسلام کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی مطالعہ کے لئے دی۔ واپسی پر وہ امریکن دوست ملے انہیں تبلیغ کی۔ اور ٹریکٹ مطالعہ کے لئے دیا۔ اور انہیں مشن ہاؤس میں آنے کی دعوت دی۔

**بڑے مارکیٹ میں تبلیغ**

اتوار کی صبح اس مارکیٹ میں لٹریچر فروخت کرنے جاتا ہوں اور تبلیغ کا کافی موقعہ ملتا ہے۔ چار پانچ نئے احباب کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی ہسپانوی ترجمہ خرید کر لے گئے ہیں۔ بعض دفعہ مذہبی بحث کی طرح بھی پڑ جاتی ہے۔ اب یہاں پر بھی مذہبی آزادی کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔

ایک ارجنٹائن کی لڑکی نے خاص توجہ سے تبلیغ اسلام کو سنا اور کتاب خرید کر لے گئے۔ اسی طرح بعض دفعہ سپین کے دیگر شہروں کے لوگوں کو بھی اسلام کا پیغام پہنچ جاتا ہے۔ ایک روز انڈین سفارت خانہ کے ایک ہندو دوست سے بھی ملاقات ہوئی اور انہیں مشن ہاؤس میں آنے کی دعوت دی۔

**اجلاس**

ہر اتوار کے علاوہ دیگر دن تعطیل کا دن ہو مشن ہاؤس میں اجلاس منعقد کیا جاتا ہے۔ پانچ چھ بجے شام احباب کی آمد شروع ہو جاتی ہے۔ ان میں نئے آنے والے احباب بھی شمولیت کرتے ہیں۔ نئے احباب کی خاطر اکثر اسلامی تعلیم۔ اسلام اور عیسائیت میں فرق۔ وفات مسیح، توحید باری تعالیٰ۔ صداقت قرآن کریم۔ صداقت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم وغیرہ مسائل بیان کئے جاتے ہیں، ایک اجلاس میں پاکستانی سفارت خانہ کے اکونٹنٹ بھی بمعہ فیملی شامل ہوئے۔

نومسلم احباب کی خاطر اسلامی اصول کی فلاسفی کا درس دیا۔ قرآن مجید، ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام، ملفوظات سیدنا محمود المصلح الموعود کا درس بھی دیا۔ رسالہ انصار اللہ کے بعض مضامین کبھی سنا دیئے جاتے ہیں۔

ٹیلیگراف آفس کے بعض افسروں کو تبلیغ کی۔ تین چار احباب سے اسلامی اصول کی فلاسفی کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ اکثر صداقت اسلام پر تبادلہ خیالات ہوتا رہتا ہے SR. Alenjandra ہمارے مشن سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ اور جو ورگ نارڈ وغیرہ دینے آتے ہیں۔ ان سے ذکر کرکے کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی خریدنے کی عندیہ کرتے ہیں۔

ڈائرکٹر جوڈیشل انسٹی ٹیوٹ کو بھی تبلیغ کا موقعہ ملا۔ ان کو بھی سلسلہ کا لٹریچر بھجوایا ہوں۔ مراکش کے ایک طالب علم سعید عمر مشن میں اکثر آتے ہیں۔ انہیں سلسلہ کا لٹریچر دیا۔ اور گاڑی پر الوداع کہنے کے لئے گیا۔ ایک پارک میں فلسطین کے طلباء کو تبلیغ کی۔ وہ اسلامی اصول کی فلاسفی خرید کر لے گئے۔

Malaga شہر کے آرچ بشپ کو اسلامی اصول کی فلاسفی کا تحفہ بھجوایا تھا ان کے ایونڈر D. Angel نے خط کے ذریعہ دلی شکریہ ادا کیا۔ اور کتاب کو شوق سے پڑھنے کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے سعید روحوں کی جماعت عطا فرمائے۔ آمین ٭

# لازمی چندہ جات کی فرضیت

یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ جماعتی طور پر لازمی اور ضروری چندے ہیں۔ اور سب سے مقدم ہیں کیونکہ اُن کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے رکھی ہے۔ اور ان میں باقاعدگی کے لئے حضور تاکید کرتے ہوئے یہاں تک فرماتے ہیں کہ:۔

"جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرے گا اس کا نام سلسلہ بیعت سے کاٹ دیا جائے گا۔ اور اس کے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں۔ اس سلسلہ میں ہرگز نہ رہ سکے گا:"

گویا تین ماہ تک چندہ نہ دینے والے کے متعلق حضور کا اس قدر سخت انذار ہے۔ کہ وہ سلسلہ بیعت سے کٹ جاتا ہے۔ چہ جائیکہ جو شخص اس سے زیادہ کئی ماہ یا کئی سال سے چندہ کا تارک یا بقایا دار ہو۔ ایسا شخص اپنے متعلق خود غور کر سکتا ہے۔ ظاہری طور پر اگر کوئی شخص جماعت سے خارج نہ بھی ہو۔ لیکن خدا تعالیٰ کے حضور اس کوتاہی کی پاداش میں اس کا نام سلسلہ بیعت سے کٹ جائے تو یہ اس کے لئے ارشاد خداوندی خسر الدنیا والآخرۃ کے مطابق سخت نقصان اور خسران کا موجب ہے۔

اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت میں جماعت کو تقوی اللہ اور مالی قربانی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ

"میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کرکے اس حکم کو ٹال دیا۔ وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا۔ کہ کاش میں تمام جائیداد کیا منقول اور کیا غیر منقول خدا کی راہ میں دیدیتا ہے۔ اور اس عذاب سے بچ جاتا"

پس حضور کے ارشاد سے بھی ظاہر ہے کہ جو لوگ مال کی محبت کی وجہ سے مالی قربانی میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد بیعت کو بھلا دیتے ہیں۔ اُن کو وہ مال و دولت جس کی خاطر اس عہد کو پس پشت ڈال دیا جاتا ہے۔ نجات یا مخلصی نہ دلا سکیگا بلکہ یہی مال اس کے لئے عذاب کا ذریعہ بن جائے گا۔ گو یہ درست ہے۔ کہ اس وقت جماعت کے سامنے مستقل چندوں کے علاوہ دیگر طوعی چندوں کی تحریکات بھی ہیں۔ اور یہ طوعی چندے خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں کے جاذب بن سکتے ہیں لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ لازمی چندوں کو رہی فرضیت حاصل ہے۔ جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے چلی آرہی ہے۔

پس ان لازمی چندوں کا تارک یقیناً خدا تعالیٰ کے حضور جواب دہ ہوگا۔ لازمی چندوں کی فرضیت کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ

"تحریک جدید کو ہم کتنی ہی ضروری قرار دیں۔ یہ لازمی بات ہے۔ کہ اس تحریک کا اثر پہلے کاموں کے خلاف پڑے تو پھر بھی اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اگر ہم ہر دلعزیزی والا کام کریں تو سلسلہ کو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچاتے رہیں گے"

مندرجہ بالا ارشادات کے پیش نظر احباب کرام اور عہدیداران جماعت کا فرض ہے۔ کہ اس کے مطابق ان چندوں کی ادائیگی اور فراہمی کے لئے پوری توجہ اور کوشش سے کام لیں۔

دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جملہ احباب جماعت کو اپنی مالی ذمہ داری کو صحیح طور پر پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور سب کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

خاکسار:۔ ناظر بیت المال قادیان

# درخواستہائے دعا

(۱) مکرم خواجہ غلام محمد صاحب بانڈی پورہ سے اپنے بیٹے عزیز خورشید احمد صاحب کے امسال مٹرک ڈ ایر کا امتحان دیا ہے کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(۲) نیز حکیم عبد العزیز صاحب ترکہ پورہ عرصہ ستر۷ہ سال سے ہو

۲- بے کار ہیں۔ احباب جماعت و درویشان قادیان اُن کے حق میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کی بے کاری کو دور فرمائے۔ اور کوئی بابرکت روزگار دے۔ نیز وہ اپنے عزیز بیٹے غلام نبی مٹرک ڈ ایر کی کامیابی کے لئے بھی دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار محمد عبد اللہ

متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

# مظفر پور میں جلسہ یوم خلافت

مظفر پور ۲۶ / مئی بعد نماز مغرب دار التبلیغ مظفر پور میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم سید غلام مصطفےٰ صاحب نے انجام دیئے۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سید داؤد احمد صاحب نے کی۔ نظم عزیزہ امتہ العزیز و امتہ القدیر سلمہا نے بعنوان "خلافت کی برکات" تشحیذ الاذہان سے پڑھ کر سنائی۔ خاکسار نے تقریباً پون گھنٹہ کی تقریر میں مسئلہ خلافت کی وضاحت کی۔ قرآن کریم کی آیت استخلاف کو پیش کر کے خاکسار نے بتایا کہ مخالف نے لکھا ہے کہ کسی مسئلہ پر پوری امت محمدیہ کا کبھی اجماع نہیں ہوا۔ اور اگر ہم تسلیم کریں کہ کبھی کسی مسئلہ پر امت محمدیہ کا اجماع ہوا ہے تو دو مسئلے نکھر کر ہمارے سامنے ایسے آجاتے ہیں۔ جن پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال پر صحابہ کرام کا اجماع ہوا۔

اول وفات مسیح۔ دوم مسئلہ خلافت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے موقعہ پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے صحابہ کرام کے سامنے یہ خطبہ پڑھا کہ

من کان یعبد اللّٰہ ان اللّٰہ
حیّ لا یموت ومن کان یعبد
محمداً فان محمداً قد مات
وما محمد الا رسول قد
خلت من قبلہ الرسل

یعنی اے لوگو! جو شخص اللہ تعالےٰ کی عبادت کرتا تھا اسے یاد رکھنا چاہیئے اللہ تعالےٰ زندہ ہے وہ نہیں مرتا۔ اور جو شخص محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ آپ کا وصال ہو چکا ہے اور اس موقعہ پر قرآن کریم کی اس آیت سے استدلال فرمایا کہ محمد اللہ تعالےٰ کے رسول ہیں اور آپ سے پہلے سب رسول وفات پا چکے ہیں۔"

صحابہ کرام نے اس استدلال کو قبول کیا اور کسی ایک نے بھی یہ نہیں کہا کہ ایک رسول یعنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل ہو گذرے ہیں وہ ابھی تک زندہ ہیں۔ یہ اس بات کا عظیم الشان ثبوت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال پر تمام صحابہ کرام نے آپ سے پہلے آنے والے جملہ رسولوں کی وفات کے استدلال کو اجماعی طور پر قبول کیا۔

دوسرے نمبر پر خلافت کا مسئلہ ہے جس پر صحابہ کرام کا اجماع ہوا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہاتھ پر جمع ہو کر خلافت کی حقانیت پر سب نے اتفاق کیا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعد میں آنے والے مسلمانوں نے خلافت کی قدر و قیمت اور اہمیت کو نہ سمجھا جس کی وجہ سے مسلمانوں کا شیرازہ بکھر گیا اور وہ کل حزب بما لدیہم فرحون کے مصداق بن کر اپنی اپنی ڈفلی بجانے لگے۔ اور "حیات عیسےٰ" کے خود ساختہ عقیدہ کو اپنا کر مسلمان عیسائیت کے نرغے میں گھر گئے۔ لیکن اللہ تعالےٰ کی حکمت کاملہ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تائید و نصرت کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور آپ نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کر کے صلیبی طلسم کو توڑ ڈالا۔ اور آپ کے حسن و احسان میں نظیر پسر موعود کے ذریعہ سے مسئلہ خلافت کی بنیادیں اس قدر مستحکم فرما دیں کہ منکرین خلافت کبھی سر نہ اٹھا سکیں گے۔ آج جماعت احمدیہ آیت استخلاف کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔ اس مقدس جماعت کے ذریعہ سے تمکین دین بھی معجزانہ طور پر زمین کے کناروں تک ہو رہا ہے۔ اور جب کبھی مخالفین شدید ترین مخالفتوں کے ذریعہ سے جماعت پر خوف کی حالت وارد کرنا چاہتے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ اسے امن میں بدل دیتا ہے۔ اور یہ درحقیقت خلافت کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے کئے گئے ان عظیم وعدوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ کہ:

ولیمکنن لہم دینہم الذی
ارتضیٰ لہم ولیبدلنہم
من بعد خوفہم امنا

بہرحال "وفات مسیح" اور "تقرر خلافت" وہ عظیم مسئلے ہیں جن پر نصوص قرآنیہ اور احادیث کے علاوہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے معاً بعد صحابہ کرام کا اجماع بھی ہوا۔ اور یہی دو مسئلے ہیں۔ جن کی اہمیت نہ سمجھنے کی وجہ سے مسلمانوں کو شدید ترین نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔ اور یہی دو مسائل ہیں جن کی آبیاری آج مسیح موعود اور مصلح موعود کے مقدس وجودوں سے ہو رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو ان مقدس وجودوں کی ظلیت میں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمادے آمین۔ بعد دعا اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ مقامی احباب جماعت اور مستورات کے علاوہ مکرم سید فضل احمد صاحب منسٹر ایس۔ بی پٹنہ نے بھی جلسہ میں شرکت فرمائی۔ آپ اپنے کسی کام کے لئے مظفر پور تشریف لائے تھے۔

خاکسار عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

## حیدر آباد

مرکزی اعلان کے مطابق ۲۷ / مئی سہ شنبہ کو جلسہ منعقد ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن چونکہ بڑے شہروں میں اتوار کو جلسوں میں حاضری زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے مقامی سہولت کے مدنظر ۲۵ / مئی بروز اتوار جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت محترم احمد حسین صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد صادق صاحب سیکرٹری تبلیغ نے فرمائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نظم خوش الحانی سے محمد شمس الدین صاحب نے پڑھی۔ اس کے بعد برکات خلافت کے عنوان پر مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے اور خلافت سے وابستگی میں انعامات الٰہیہ کے عنوان پر مکرم سید جعفر حسین صاحب ایڈووکیٹ نے اور ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً... الخ کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اور احمدیت میں خلافت کے متعلق مکرم امیر احمد صاحب ایم۔ اے نے روشنی ڈالی۔ اور اس کے بعد صاحب صدر نے تقریر فرمائی۔ اور سب مقررین نے بالوضاحت خلافت کے موضوع پر نہایت مدلّلانہ تقریر کر کے سامعین کو محظوظ فرمایا۔ اور بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔

## چکوال

مکرم شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۸ / مئی کو زیر صدارت مکرم بشیر محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم لال دین صاحب صدر جماعت کالا بن مکرم صدر الدین صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت مکرم بشیر احمد صاحب نائب سیکرٹری مال مکرم محمد شفیع صاحب سیکرٹری امور عامہ اور شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ سلسلہ نے خلافت کے موضوع پر مختلف عنوانوں سے تقاریر فرمائیں۔ اور خلافت کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی کا بالتفصیل ذکر کیا۔ اور خلافت سے وابستہ رہنے کے لئے دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

## کیرنگ

مکرم ناظر خان صاحب سیکرٹری تبلیغ کیرنگ اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۷ / مئی بروز جمعرات جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مسجد کا وسیع صحن سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ اور مستورات کثرت سے جلسہ میں شریک ہوئیں۔ جلسہ کی صدارت مکرم سید محمد موسےٰ صاحب مبلغ نے فرمائی۔ اور تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی اور اس کے بعد جماعت احمدیہ میں خلافت کا قیام۔ خلافت کی برکات۔ خلافت کے زیر سایہ جماعت احمدیہ کی ترقیات۔ تبلیغی مساعی۔ بیرونی ممالک میں احمدیت کو فروغ کے موضوعات پر مکرم غیاث الدین صاحب پوسٹ ماسٹر و معلم مدرسہ احمدیہ کیرنگ و جناب علی صاحب سابق معلم مدرسہ احمدیہ و مکرم شیخ طاہر الدین صاحب نائب صدر جماعت و مکرم مولوی محمد موسےٰ صاحب مبلغ نے بالتفصیل تقاریر فرمائیں۔ اور جلسہ بعد دعا برخواست ہوا۔

## بانسرا (بنگال)

مورخہ ۳۰ / مئی کو بعد نماز مغرب جناب اکبر علی صاحب ملا کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرم علی ملا صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت فرمائی اور روشن علی صاحب نے نظم پڑھی۔ بعد ازیں مکرم شوکت علی صاحب مکرم اسمٰعیل ملا صاحب۔ مکرم روشن علی صاحب۔ مکرم کوثر علی صاحب قیصر مکرم عبید الرحمٰن صاحب ذاتی مبلغ سلسلہ نے نظام خلافت، خلافت کی برکات۔ ضرورت خلافت۔ وغیرہ عنوانوں پر وضاحت سے روشنی ڈالی اور احمدیت نے جو خلافت سے وابستگی کے نتیجہ میں ترقی کی ہے۔ اس کو واضح کیا۔ بعد ازیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی کامل شفا یابی کے لئے اور اسلام و احمدیت کی ترقی کے لئے دعا کی گئی۔

## درخواست دعا

عزیزم سجاد احمد اربوائی سروس میں ملازم ہے دعا فرمائی جائے کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں اس کا حافظ و ناصر رہے۔ اور دینی و دنیوی ترقی بخشے۔

خاکسار

مولوی احمد حسین مومن

نزیل حیدر آباد

# وصــــایا

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت کے بارے میں کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دے۔
سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۴۰۷۔ میں نورجہاں بیگم زوجہ سید محمود الحسن قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ رام سر ڈاکخانہ بھاگلپور صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

(۱) زیورات مالیتی ایک ہزار روپیہ (۲) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ تین ہزار روپیہ صرف اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد حصہ جائداد داخل کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے علاوہ یا اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

اس کے علاوہ مجھے اپنے شوہر کی طرف سے مبلغ دس روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور تا زیست اس کے ۱/۱۰ حصہ کو بمد حصہ آمد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد نورجہاں بیگم۔

گواہ شد۔ خاوند موصیہ محمود الحسن سکنہ محلہ رام سر بھاگلپور — گواہ شد ڈاکٹر محمد یونس صاحب صدر جماعت بھاگلپور

گواہ شد۔ مرزا منور احمد معاون ناظر بیت المال قادیان۔

وصیت نمبر ۱۳۴۳۸۔ میں شیخ حامد حسین ولد شیخ حافظ الٰہی بخش صاحب قوم شیخ پیشہ کاشتکاری عمر پچاس سال تاریخ بیعت ۱۹۳۹ء ساکن خانپور ملکی ڈاکخانہ نگاری پور ضلع مونگھیر صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴/۴/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) اراضی زرعی بیدی دو بیگھہ قیمتی چار ہزار روپیہ صرف جس میں سے کچھ حصہ گیارہ سو روپیہ میں رہن ہے۔

(۲) مکان سکونتی دو کٹھہ رقبہ میں قیمتی ایک ہزار روپیہ۔ اس جملہ اراضی وسکونتی مکان کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ نیز اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ زرعی اراضی سے جس قدر آمد بصورت فصل مجھے ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

(۳) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

(۴) اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
العبد شیخ حامد حسین موصی بقلم خود

گواہ شد محمد عاشق حسین بقلم خود صدر جماعت احمدیہ خانپور ملکی — گواہ شد محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر بدر قادیان حال وارد خانپور ملکی ۸/۵/۶۴

وصیت نمبر ۱۳۵۹۹۔ میں احمد عبد المجید ولد احمد عبد اللہ صاحب قوم احمدی پیشہ [illegible] سرکاری [illegible] تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد دکن [illegible] بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری [illegible] جائداد غیر منقولہ [illegible] ہے۔ میری گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو سرکاری ملازمت سے مجھے [illegible] ہے۔ اس کی موجودہ و آئندہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت جو جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد احمد عبد المجید موصی ۱۳/۱۱/۶۴

گواہ شد سید سلیمان صاحب ولد سید ابراہیم صاحب مرحوم کوٹھ عالیجاہ حیدر آباد ۱۳/۱۱/۶۴ — گواہ شد سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن لال ٹیکری حیدر آباد ۱۳/۱۱/۶۴

وصیت نمبر ۱۳۶۱۸۔ میں سکینہ بی بی زوجہ سید مبشر الدین احمد صاحب قوم پٹھان پیشہ امور خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوسمی ڈاکخانہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۹۰۰ روپیہ
۲۔ چوڑی طلائی قیمت اندازاً -/۸۰ "
۳۔ کان کا پھول " " -/۴۰ "
۴۔ ہاتھ طلائی " " -/۳۰ "
۵۔ ناک کا پھول طلائی " -/۲۰ "
۶۔ ہاتھ کی چوڑی نقرئی " -/۲۰ "

کل میزان -/۱۰۹۰ روپے

بس اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں اور کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ سکینہ بی بی بقلم خود

گواہ شد سید مبشر الدین احمد موصی ۵۱۰۸ خاوند موصیہ۔ گواہ شد سید ظفر الدین احمد صاحب پسر موصیہ۔

## منظوری قائدین مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل مجالس خدام الاحمدیہ کے انتخاب کی از ماہ مئی ۱۹۶۵ء تا ماہ اپریل ۱۹۶۷ء کے لئے منظوری دی جا چکی ہے۔ یہ پہلی قسط ہے۔ یعنی ابھی تک مجالس خدام الاحمدیہ کی طرف سے انتخابات موصول نہیں ہوسکے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا توجہ دلائی جاتی ہے کہ جلد از جلد قائد کا انتخاب کر کے دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے منظوری حاصل کر لی جائے۔
(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان)

| نمبر شمار | نام مجلس خدام الاحمدیہ | منظوری قائد برائے ۶۷-۱۹۶۵ء |
|---|---|---|
| ۱ | حیدر آباد دکن | مکرم سید غوث صاحب |
| ۲ | کالیکٹ | مکرم کے۔ وی۔ بیلی کویا صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ایس سی |
| ۳ | یادگیر | مکرم رشمت اللہ صاحب غوری |
| ۴ | کلکتہ | مکرم محمد نیر وز الدین صاحب |
| ۵ | شیموگہ | مکرم صوفی احمد عبان صاحب |
| ۶ | ساوتھ وارڈ | مکرم عبد القادر صاحب |
| ۷ | سکندر آباد | مکرم سیٹھ سید جہانگیر احمد صاحب کا چیگوڑہ |
| ۸ | پینگاڈی | مکرم بی عبد السلام صاحب |
| ۹ | کٹک | مکرم مولوی سیف الدین صاحب A. C. T. S |
| ۱۰ | کانپور | مکرم عبد الستار صاحب |
| ۱۱ | کنانور | مکرم این عبد الرحیم صاحب |
| ۱۲ | بھونیشور | مکرم سید عبد القیوم صاحب |

# خبریں!

اوٹاوہ ۱۴ر جون بھارت کے پردھان منتری شری لال بہادر شاستری کے دورہ کینیڈا کے بعد شری شاستری اور کینیڈا کے وزیراعظم مسٹر لیسٹر پیرسن کا مشترکہ بیان جاری کر دیا گیا۔ اس میں بھارت اور چین کے جھگڑے میں کینیڈا نے بھارت کے ساتھ پوری ہمدردی ظاہر کی ہے۔ اور بھارت کے اس سٹینڈ کی مکمل حمایت کی ہے چین کے ساتھ بات چیت اسی صورت میں ہو سکتی ہے۔ کہ چین کولمبو تجاویز کو مکمل طور پر منظور کر لے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ باہمی جھگڑے حل کرنے کے لئے طاقت کے استعمال کے بڑھتے ہوئے رجحان پر دونوں پردھان منتریوں کو بڑی تشویش ہے اس میں چین کے ایٹمی دھماکہ کی مذمت کرتے ہوئے بھارت کی سراہنا کی گئی ہے کہ وہ ایٹمی ہتھیار بنانے کی صلاحیت رکھنے کے باوجود ایٹمی شکتی کو پُرامن مقاصد کے لئے استعمال کرنے پر ڈٹا ہوا ہے۔ مشترکہ بیان میں مانگ کی گئی ہے کہ ویٹ نام میں جنگ بند کرانے کے لئے از سر نو کوششیں کی جائیں تاکہ وہاں بات چیت شروع ہو سکے۔ اس میں قرار دیا گیا ہے کہ ویٹ نام کے مسئلہ کا فوجی حل ناممکن العمل ہے۔ نیز پسندیدہ دونوں ملک مل کر ایسے اقدامات کریں گے جن سے ویٹ نام کے عوام آزاد اور خود مختاری سے مستفید ہو سکیں۔

ٹورنٹو ۱۴ر جون۔ بھارت کے پردھان منتری شری لال بہادر شاستری نے اخبار ٹورنٹو گلوب اینڈ میل کے نمائندہ کے ساتھ انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ ویٹ نام میں امریکی فوج کے جارحانہ مقاصد کے لئے استعمال سے جنگ پھیل جائے گی اور اس کے نتائج خطرناک ہوں گے۔ امریکہ میں تعینات بھارتی سفیر شری بی۔ کے نہرو نے اوٹاوہ میں پردھان منتری شری شاستری کو ویتنام کی صورت حال سے مطلع کیا۔ اس کے بعد اخبار مذکور کے نمائندہ نے شری شاستری کے ساتھ بات چیت کی۔ شری شاستری نے کہا کہ اگر امریکی کمانڈر اپنی فوجیں جنوبی ویٹ نام میں میدان جنگ میں بھیجتے ہیں تو اس سے ان تمام لوگوں کو تشویش ہوگی جو امن میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس کا مطلب جنگ کو بڑھاوا دینا ہوگا۔ اور اس کے خطرناک نتائج نکل سکتے ہیں۔

جموں ۱۴ر جون۔ اس بات کی سرکاری طور پر تصدیق ہو گئی ہے کہ پاکستان نے جنگ بندی لائن کے چھمب سیکٹر پر رینجروں کی جگہ باقاعدہ فوجی تعینات کر دیئے ہیں۔ اسی اثناء میں پچھلے چھ دن میں پاکستانی فوجیوں نے چھمب نوشہرہ مینڈھر اور پونچھ سیکٹروں میں جنگبندی لائن کی ۲۰ خلاف ورزیاں کی ہیں۔ ان میں چار پاکستانی فوجی سپاہی ہلاک اور ۴ مجروح ہوگئے

اندور ۱۴ر جون۔ کمیونسٹ ممبر پارلیمنٹ مسٹر ہومی داجی نے پردھان منتری کی توجہ انسیٹکلو پیڈیا امریکانا میں رن کچھ کے متعلق شائع شدہ کچھ تفرقات کی طرف مبذول کی ہے جس میں درج ہے کہ رن کچھ ایک نمکین دلدلی علاقہ ہے جس کا کچھ حصہ جنوب مغربی پاکستان میں ہے۔ لیکن زیادہ تر حصہ بحیرہ عرب کے کنارے ضلع کچھ کے شمالی اور مغربی حصہ کے ساتھ ساتھ ۹ ہزار مربع میل علاقہ پر مشتمل ہے مسٹر داجی نے کہا ہے کہ امریکہ سے اس معاملہ پر پُرزور پروٹسٹ کیا جانا چاہیئے۔

سرینگر ۱۴ر جون۔ کشمیر میں سول نافرمانی کی تحریک کے سلسلہ میں موئے مقدس ایکشن کمیٹی اور رائے شماری محاذ میں زبردست اختلاف پیدا ہو گئے ہیں۔ یہ تحریک رائے شماری محاذ اور پاکستان نواز پولیٹیکل کانفرنس کے زور دینے پر شیخ عبداللہ کی رہائی کی غرض سے شروع کی گئی ہے۔ مگر موئے مقدس ایکشن کمیٹی کے لیڈر میرواعظ فاروق اس تحریک کو جاری رکھنے کے حق میں نہیں۔

کراچی ۱۴ر جون۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے پاکستان سیکیورٹی کونسل سے خطاب کرتے ہوئے بھارت کے خلاف زبردست پروپیگنڈا کی کہ بعض فرقہ پرست بھارتی لیڈر پانچ کروڑ مسلمانوں کی نسل کشی کی تحریک کئے ہوئے ہیں۔ بھارتی مسلمانوں کی پوزیشن غیر یقینی ہے اور ان کی حالت روز بروز بد سے بدتر ہو رہی ہے۔ مسٹر بھٹو نے بھارت کے خلاف ایک الزام تراشی یہ کی کہ بھارت میں ۱۹۵۹ء سے لے کر اب تک مسلمانوں کے خلاف ۵۰۰ فسادات ہو چکے ہیں اور ملک کا کوئی حصہ بھی ان سے محفوظ نہیں رہا۔

کوپال ۱۴ر جون۔ شری ایس این دویدی جو لوک سبھا میں پرجا سوشلسٹ گروپ کے لیڈر ہیں نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ اگر شری لال بہادر شاستری نے الجیرز کانفرنس یا کامن ویلتھ کانفرنس میں مسٹر چو این لائی یا صدر ایوب کے ساتھ ذاتی طور پر خاطر ملاقات کرنا منظور کر لیا تو یہ ایک اعتماد شکنی ہوگی۔ آپ نے کہا کہ پارلیمنٹ چین اور پاکستان سے ایک ایک انچ علاقہ واپس لینے کے عزم کا اظہار کر چکی ہے اور یہ امر بھاری تشویش کا باعث ہے کہ گورنمنٹ نے اس عزم کا کوئی احترام نہیں کیا۔ آپ نے کہا کہ اس وقت ہمیں چین اور پاکستان سے خطرہ ہے جنہوں نے ہماری سرحدوں پر اپنی فوجیں جمع کر رکھی ہیں۔

## کانپور شہر میں احمدیہ صوبائی تبلیغی کانفرنس

### بتاریخ ۱۰ر ۱۱ر جولائی ۱۹۶۵ء

### یوپی کی احمدی جماعتیں توجہ فرمائیں

احباب جماعت احمدیہ اترپردیش کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء کے موقعہ پر احباب جماعتہائے احمدیہ اترپردیش کی صوبائی کانفرنس کے انعقاد کی جو تجویز رکھی گئی تھی۔ اسے نظارت ہذا نے منظور کر لیا ہے۔ یہ صوبائی کانفرنس امسال مورخہ ۱۰ر ۱۱ر جولائی کو کانپور شہر میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

مرکز کی طرف سے حسب ذیل علماء کرام انشاء اللہ اس کانفرنس میں شرکت کریں گے۔

۱۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل انچارج تبلیغ کلکتہ

۲۔ " مولوی بشیر احمد صاحب فاضل انچارج مبلغ دہلی

۳۔ مکرم مولوی حبیب اللہ صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

یوپی کے احمدی احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر اس کانفرنس کو کامیاب بنائیں اور ابھی سے اس کی تیاری شروع کر دیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

## تبلیغی و تربیتی دورہ صوبہ بہار

### از مورخہ ۱۵ر جون تا مورخہ ۱۵ر جولائی ۱۹۶۵ء

صوبہ بہار کی مندرجہ ذیل جماعتوں میں مکرم مولوی عبدالحق صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ اور مکرم سید محمد سلیمان صاحب پرانشل امیر جماعت ہائے احمدیہ بہار ذیل کے پروگرام کے مطابق تبلیغی و تربیتی دورہ فرمائیں گے۔ ان جماعتوں کو چاہیئے کہ اس موقعہ سے زیادہ فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی اپنی جماعت میں دوسروں کو اسلام و احمدیت سے روشناس کرانے کے لئے تبلیغی جلسے اور احباب جماعت و مستورات و بچوں کے لئے تربیتی اجلاسات منعقد کریں۔ وقت کے قیام و طعام اور جلسوں کے انعقاد کا انتظام مقامی جماعتوں کے ذمہ ہوگا۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

| نام جماعت | جماعت میں پہنچنے کی تاریخ | جماعت سے واپسی کی تاریخ |
|---|---|---|
| بھاگلپور ویرہ پورہ | ۱۵ر جون ۶۵ء | ۱۸ر جون ۶۵ء |
| خانپور رملکی | ۱۸ر " " | ۲۱ر " " |
| جاری | ۲۱ر " " | ۲۱ر " " |
| مونگھیر | ۲۲ر " " | ۲۳ر " " |
| دوربین | ۲۵ر " " | ۲۵ر " " |
| پٹنہ | ۲۷ر " " | ۲۷ر " " |
| مظفرپور | ۲۹ر " " | یکم جولائی ۶۵ء |
| آرہ | یکم جولائی ۶۵ء | ۲ر " " |
| اردول | ۲ر " | ۳ر " " |
| گیا | ۳ر " | ۵ر " " |
| رانچی | ۶ر " | ۸ر " " |
| سملیہ | ۸ر " | ۹ر " " |
| ارد | ۹ر " | ۱۰ر " " |
| جمشید پور | ۱۰ر " | ۱۳ر " " |
| موسٹی بنی مائینز | ۱۲ر " | ۱۵ر " " |